ماہنامہ

نوائے صوفیہ

انٹرنیشنل

اسلام آباد

شمارہ نمبر 109

قیمت -/35 روپے

جنوری 2012ء



آستانہ عالیہ میر مختار اخیار کریس بلتستان پیر صوفیہ نوربخشیہ

بشکریہ محمد یاسین منیر

باقی ہے!!

احسان علی دانش

زمانے کے ستم پر آج بھی زنجیر باقی ہے
"حسین ابن علیؑ کے خون کی تاثیر باقی ہے"

زمانہ کربلا کی سوچ کر اب بھی پریشاں ہے
کہ وہ تمہید تھی تمہید کی تفسیر باقی ہے

ستم خوش فہم اس نے چاند تاروں کو کچل ڈالا
مگر کیا کیجیے کہ آج تک تنویر باقی ہے

عداوت لاکھ چاہے مٹ نہیں سکتا یہ خوں لکھا
عدو اقرار خود کرتا ہے یہ تحریر باقی ہے

نگاہیں مشتعل اوراق حیراں، لفظ شعلہ زن
جہاں میں لیجیے جوشؔ و انیسؔ و میرؔ باقی ہے

یہ زینبؑ نے کہا بھائی تو خوں میں سو گئے لیکن
مجھے کوفے میں جانا ہے میری تقریر باقی ہے

وہ انداز تخاطب دیکھ کر زینبؑ کا کوفے میں
ستم گر کہہ اٹھے کہ پیکر شبیرؑ باقی ہے

یزید وقت کی یہ آرزو ہے سچ بکھر جائے
مگر حق کے سروں پر دستِ عالمگیر باقی ہے

ہمارے لفظ میں اب تک انہی کی کاٹ ہے دانشؔ
ہمارے ہاتھ میں اب بھی وہی شمشیر باقی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب

ماہنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل

شمارہ : 109 جنوری 2012ء

مدیر

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

کمپوز کاری اور ڈیزائن کاری

تصوف نیشنل لائبریری علی پور اسلام آباد

اہتمام

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان

پتہ

A-358، سیکٹر G-6/1-1، اسلام آباد، پاکستان

ای میل ایڈریس

مضامین، خبریں و خطوط بذریعہ emial بھی بھیج سکتے ہیں

nawaesufia_intl@yahoo.com

اکاؤنٹ نمبر

چیک ڈرافٹ بنام ماہنامہ نوائے صوفیہ اکاؤنٹ نمبر 8-1773-010،

UBL سیکریٹریٹ برانچ، اسلام آباد

ادارے کا مضمون نگاروں اور نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

ایڈیٹر اینڈ پبلشر ایم بشیر نے انٹرگرافک پرنٹرز آئی نائن فور، اسلام آباد سے چھپوا کر دفتر نوائے صوفیہ A-358، G-6/1-1، اسلام آباد سے شائع کیا۔

باقی ہے!!

احسان علی دانشؔ

زمانے کے ستم پر آج بھی زنجیر باقی ہے
"حسین ابن علیؑ کے خون کی تاثیر باقی ہے"

زمانہ کربلا کی سوچ کر اب بھی پریشاں ہے
کہ وہ تمہید تھی تمہید کی تفسیر باقی ہے

ستم خوش فہم اس نے چاند تاروں کو کچل ڈالا
مگر کیا کیجیے کہ آج تک تنویر باقی ہے

عداوت لاکھ چاہے مٹ نہیں سکتا یہ خوں لکھا
عدو اقرار خود کرتا ہے یہ تحریر باقی ہے

نگاہیں مشتعل اوراق حیراں، لفظ شعلہ زن
جہاں میں لیجیے جوشؔ و انیسؔ و میرؔ باقی ہے

یہ زینبؑ نے کہا بھائی تو خوں میں سو گئے لیکن
مجھے کوفے میں جانا ہے میری تقریر باقی ہے

وہ انداز تخاطب دیکھ کر زینبؑ کا کوفے میں
ستم گر کہہ اٹھے کہ پیکر شبیرؑ باقی ہے

یزید وقت کی یہ آرزو ہے سچ بکھر جائے
مگر حق کے سروں پر دستِ عالمگیر باقی ہے

ہمارے لفظ میں اب تک انہی کی کاٹ ہے دانشؔ
ہمارے ہاتھ میں اب بھی وہی شمشیر باقی ہے

تفکر و تذکر

یہ بیچارے صوفی!

اداریہ

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے:

ولا تطرد الذین یدعون ربّھم بالغداوۃ والعشیّ یریدون وجھہ ماعلیك من حسابھم من شیءٍ فتطردھم فتکون من الظلمین٥

اور ان لوگوں کو نہ نکالیے جو صبح و شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں، جس سے خاص اس کی رضامندی کا قصد رکھتے ہیں۔ ان کا حساب ذرا بھی آپ کے متعلق نہیں اور آپ کا حساب ذرا بھی ان کے متعلق نہیں کہ آپ ان کو نکال دیں ورنہ آپ نامناسب کام کرنے والوں میں ہو جائیں گے۔

اس آیت کریمہ کی شان نزول میں اہل تفسیر فرماتے ہیں کہ قریش کے بڑے بڑے سردار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر معترض ہوتے ہیں کہ ہم آپ کی مجلس میں بیٹھنا اور آپ کی باتیں سننا چاہتے ہیں مگر کیا کریں کہ آپؐ کے پاس ہر وقت رذالے بیٹھے رہتے ہیں۔ پھر وہ یہ طعنہ دیا کرتے تھے کہ اس شخص کو ساتھی بھی کیسے کیسے معزز لوگ ملے ہیں، بلال، عمار، صہیب اور خباب۔ بس یہی لوگ اللہ کو ہمارے درمیان ایسے ملے ہیں جن کو برگزیدہ کیا جا سکتا تھا، یوں وہ ان خدا مست خستہ حال لوگوں کی بے سروسامانی کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔

دراصل یہی وہ بے سروسامان لوگ تھے جو مسجد نبوی کے قریب چبوترے پر بیٹھتے تھے اور ہر وقت ذکرِ خداوندی میں مصروف رہتے تھے اور ان کا کل سروسامان یاد الٰہی تھا اور اس طائفے کا نام اصحاب صفہ پڑ گیا تھا- تاریخ اسلامی کے یہی اولین صوفیہ تھے، جن کی روایت آج تک قائم و دائم ہے اور ذکر الٰہی اور خستہ حالی کے اس قدیم ورثے کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ انہی کے دم قدم سے مسجدیں اور خانقاہیں آباد ہیں۔ تہجد اور نوافل کی بجا آوری کا اہتمام ہوتا ہے۔ ذکر اور اوراد کی محفلیں سجتی ہیں اور اعتکاف کی دنیا میں روح پرور بہاریں قائم رہتی ہیں۔ یہی لوگ جملہ اہل عالم اور جملہ اہل اسلام میں سے امرِ الٰہی: یاایھاالذین آمنوااذکرواللہ ذکراکثیراوسبحوہ بکرۃ وّ اصیلا پر مستعدی سے عمل پیرا رہنے والے ہیں۔ اہل دنیا نے دورِ رسالت میں بھی اس گروہ کو ذلت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھا اور آج بھی اہل کبر ان کو رذیل، بے بس، اور ناقابل اعتنا خیال کرتے ہیں۔ دین کے سردار تو وہ ہیں جو جبہ و دستار کی نمائش کرتے ہیں اور دنیا کمانے کی دوڑ میں دنیاداروں سے بھی آگے نکل گئے ہیں جبکہ کہ یہ گدڑی پہننے والے، یہ صوف یعنی پھٹے پرانے اونی کپڑے پہننے والے اور یہ بوسیدہ خرقہ زیب تن کرنے والے اگرچہ اپنے ہاتھوں میں دوعالم کی عناں تھامے ہوئے ہوں، اہل ظاہر ان سے اختلاط وارتباط کو اپنی توہین و تذلیل خیال کرتے ہیں۔ ان کی ایذا رسانی پر مستعد ہیں اور ان سے جینے کا حق چھیننے کے درپے ہیں۔ حالانکہ یہی خرقہ پوش عالم باطنی کے بادشاہ و سلاطین ہیں۔ ان کی دعاؤں سے قوموں کی تقدیر کے فیصلے ہوتے ہیں۔ اگر بیان کو مبالغہ آرائی تصور کیا جائے تو حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ کے احوال کا مطالعہ کیجیے کہ کس طرح اس عظیم صوفی کی ذرا سی دل آزاری کے نتیجے میں اہل اسلام پر تاتاریوں کا فتنہ مسلط کر دیا گیا اور عروس البلاد بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی۔ افسوس کہ اس قصے کی تفصیل کا موقع نہیں، لیکن اس حقیقت کے اظہار کا موقع ضرور ہے کہ ان بظاہر غریب اور بیچارے صوفیوں کی دل آزاری کا سلسلہ آج بھی جاری و ساری ہے۔ اہل ہوس ان کی ایذارسانی کے درپے رہتے ہیں یہاں تک کہ بعض کو پابند اغلال وسلاسل بھی کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ ان کا کام سوائے اس کے کچھ نہیں کہ خدا کے گھروں

کو آباد کریں، درگاہِ خداوندی میں مناجات اور آہ و زاری کریں۔ ذکر و اذکار، سنت و نوافل، عبادات و عملیات، اوراد و وظائف، اعتکاف و چلہ نشینی کی برکت اور نور سے اطراف عالم میں نور پھیلائیں اور کفر و شرک اور بدعت و ضلالت کے اندھیرے دور کریں۔ بقول اقبال:

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی، ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

صوفیہ نوربخشیہ: ایک حسین تہذیبی ورثہ:

ماہرین علم بشریات anthropologist کی نظر میں اہل بلتستان کی امن پسندی، رواداری، اخوت و محبت اور انسان دوستی ایک عجوبہ روزگار چیز ہے۔ جہاں بھی کسی انسان کا خون ناحق بہایا جاتا ہے اور نہ کسی پر کوئی سنگین قسم کا ظلم یا تشدد کیا جاتا ہے۔ یہ ایسا علاقہ ہے جہاں گھناؤنے جرائم کا وجود تقریباً معدوم ہے۔ اس علاقے کے مخصوص جغرافیائی خدوخال کے علاوہ قدیم تہذیب خصوصاً بدھ مت کی صلح جویانہ روایات کا اثر یہاں کی معاشرت میں صاف دیکھا جا سکتا ہے۔ پھر سات سو برس قبل جب حضرت شاہ ہمدان امیر کبیر سید علی ہمدانی کی تبلیغ دین کے نتیجے میں یہ علاقہ حلقہ بگوش اسلام ہوا تو انسان دوستی اور امن و آشتی کی ان روایات کو چار چاند لگ گئے، اور بلتستان گویا امن و سکون کی جنت بن گیا، جہاں ہر طرف محبت اور بھائی چارے کا دور دورہ تھا۔ تصوف کی برکات اور انہی بظاہر بے بضاعت صوفیوں کی دعاؤں کے نتیجے میں اس علاقے میں برکت ہی برکت تھی۔ یہ برکت اب بھی ہے لیکن افسوس کہ کچھ عناصر ان صوفیوں کا وجود ہی صفحۂ ہستی سے نابود کردینے کے درپے نظر آتے ہیں۔ ان کی نامناسب مساعی کے نتیجے میں علاقے کا امن و سکون رفتہ رفتہ برہم ہوتا جا رہا ہے۔ اس دن سے ڈرنے چاہیے کہ ان بیچارے صوفیوں کے اختیار کا اظہار ہو اور خدانخواستہ ان کی دل آزاری کے نتیجے میں عذاب الٰہی کا ظہور ہو۔ جملہ برادران اسلام کو چاہیے کہ علاقہ بلتستان اور دنیا کے دیگر گوشوں میں صوفیہ نوربخشیہ کے خوبصورت دینی، تہذیبی، تاریخی اور علمی ورثے کے تحفظ کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے اس کی بقائے دوام کے لیے جدوجہد کریں، اور ان ورثے کو مٹانے کی کسی بھی سعی رائیگاں سے اجتناب کریں۔

حضرت علامہ کی علالت اور اہل خلوص کا تعاون:

مدیر نوائے صوفیہ حضرت علامہ محمد بشیر صاحب اب اپنی علالت سے روبہ صحت ہیں۔ ان کی علالت کے دوران اسلام آباد اور دیگر علاقوں کے مخلص نوربخشیوں نے دل کھول کر تعاون کیا۔ علاج معالجے کا سلسلہ جاری ہے اور آئندہ بھی آپ کے پرخلوص مساعی کی ضرورت برقرار ہے۔ حضرت علامہ کے علاج و معالجے کے سلسلے میں حاصل ہونے والے مالی تعاون اور اب تک ہونے والے اخراجات کا گوشوارہ نوائے صوفیہ کی حالیہ اشاعت میں شامل ہے۔ تمام مخلصین سے گزارش ہے کہ سلسلے میں اپنا زر تعاون متعلقہ حضرات کے پاس جمع کروائیں کیونکہ علاج مہنگا ہے اور اس کے اخراجات پورے کرنے کسی فرد واحد یا ادارے کے بس کی بات نہیں ہے۔

نوائے صوفیہ کی اشاعت میں تاخیر:

ناساعد حالات کی بنا پر نوائے صوفیہ کی تاخیر میں مسلسل تاخیر کی صورت حال پیدا ہو رہی ہے۔ اس ضمن میں نوجوانان صوفیہ نوربخشیہ خصوصاً نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کے عہدیداروں اور اراکین سے خصوصی التماس ہے کہ دینی نشر و اشاعت کے اس اہم ترین سلسلے کو بند ہونے سے بچانے اور رسالے کی بروقت اشاعت کو یقینی بنانے کے لیے آگے آئیں اور اپنا اپنا کردار ادا کریں۔ علاقائی نمائندے رسالے کی فروخت اور زر تعاون کی ترسیل کو یقینی بنائیں، علاوہ ازیں علمائے کرام اور اہل قلم سے رسالے کے لیے مضامین لکھوا کر ارسال کریں۔ نیز رسالے کی تدوین، تسوید، طباعت اور ترسیل کے مراحل کی انجام دہی کے لیے اپنی خدمات پیش کرنے کے علاوہ باہمی رابطے کو یقینی بنائیں۔

اللہ تعالیٰ اہل خلوص کو اپنی رحمت سے نوازے، اور جملہ اہل عالم اور بالخصوص اہل اسلام کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ امن و محبت اور رواداری کی صوفیانہ روایات کو فروغ دینے کی کوشش کریں۔

الکتاب

قرآن مجید فرقان حمید

مولوی عبد الحمید

اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی o فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْھَرْ o

(سورہ والضحیٰ ۳)

ترجمہ: ''کیا اس نے آپ کو یتیمی میں نہیں پایا پھر اس نے (آپ کو معزز و مکرم) ٹھکانا دیا۔ سو آپ بھی کسی یتیم پر سختی نہ فرمائیں۔''

مجھے اس بات کا اظہار کرتے ہوئے دلی اور روحانی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ بادوا ہیلتھ اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن ایک اہم شرعی اور مذہبی اور اخلاقی فریضہ ادا کر رہا ہے۔ جس کی طرف نہ ہمارے علماء کی توجہ ہے نہ اہل دانش کی۔ اور نہ اہل ثروت اس ذمہ داری کو محسوس کر رہے ہیں۔ ''وہ ہے یتیم و نادار بچوں کی کفالت اور تعلیم و تربیت'' بادوا ہیلتھ اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن نہ صرف ان کی کفالت کر رہا ہے بلکہ دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق ان کی بہتر انداز میں تعلیم و تربیت کا بندوبست کر رہا ہے۔ سالانہ لاکھوں روپے یتیموں کی کفالت پر خرچ کر رہا ہے جس کے لیے میں اس فاؤنڈیشن کے منتظمین و معاونین اور تمام مخیر حضرات کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اس مختصر تعارف کے بعد اب میں قرآن کریم اور سنت نبویؐ و سیرت نبویؐ کی روشنی میں اس موضوع کی اہمیت و ضرورت پر روشنی ڈالوں گا۔

قرآن مجید فرقان حمید نے جہاں انسانی زندگی اور معاشرتی ضرورتوں پر واضح الفاظ میں ہماری رہنمائی کی ہے وہاں زیر بحث موضوع یتیم کی کفالت پر بھی پر زور انداز میں ہدایت اور رہنمائی عطا کی ہے۔ اس بات کا اندازہ ہمیں اس طرح ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں بارہ سورتوں میں بائیس آیات کے اندر یتیم کی کفالت کا حکم دیا گیا ہے۔ جن میں سے چند ایک بطور نمونہ اور تبرک پیش کرتا ہوں۔ مندرجہ بالا آیت اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی o

یہ اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے پیارے حبیب کی یتیمی کا احساس تھا۔ جس کا تذکرہ کر کے اللہ نے انہیں یتیمی کے احساس محرومی سے نکالنے کے لیے اپنی بے پناہ رحمتوں کا ذکر کیا۔ اس آیت میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام شکم مادر میں تھے کہ والد ماجد کا سایہ اٹھ گیا۔ پیدا ہوئے تو یتیم تھے عمر شریف چھ سال کی ہوئی تو والدہ ماجدہ بھی دار البقاء کو چلی گئیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے چچا اور ان کے دادا کے دلوں میں اپنی خاص مہربانی سے حضور کی محبت الفت اور ادب و احترام اور قدر و منزلت پیدا فرمائی۔ جو آپ کو حکم ہوا فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْھَرْ o اے میرے حبیب آپ یتیم تھے اللہ نے اپنے آغوش لطف و کرم کو آپ کے لیے کشادہ کیا۔ دنیا بھر کے یتیموں کے لیے آپ کی بے پایاں شفقت و محبت کا دروازہ کھلا رکھا۔ ہمیں چاہئے کسی یتیم اور بے نوا پر سختی نہ کریں۔ ان پر غصہ کرنا اور اس سے بے اعتنائی کرنا ہرگز زیب نہیں دیتا۔ سورۃ الماعون میں یتیم کے حقوق کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے:

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ o فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ o وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ o ''اے حبیب کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔''

کوئی اگر یتیم اس کے در پر پہنچ جائے تو اس کی محتاجی، مجبوری اور پریشانی دور کرنے کی بجائے اسے اپنے در سے دور بھگا دیتا ہے۔ ایسے شخص کا دین سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی۔

(سورۃ بقرہ ۸)

وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ۔

اور اللہ کے نیک بندے (اللہ) کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں یتیموں اور مسکینوں پر خرچ کرتے ہیں۔ (سورۃ بقرہ ۱۸۸)

وبالوالدین اِحسانًا وبذی القُربیٰ والیتامیٰ وَالمساکین

اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور غریبوں کے ساتھ۔ (سورۃ نساء ۳۶)

فان للہ خمسہ وللرّسول وَالذی القُربیٰ وَالیتامیٰ باالقسط

بے شک اس (مال غنیمت) میں سے پانچواں حصہ اللہ کے لیے اور اس کے رسول کے لیے رشتہ داروں اور یتیموں کے لیے انصاف کے ساتھ تقسیم کرو۔ (سورۃ انفال ۴۱)

حاضرین گرامی! میں نے بطور نمونہ پانچ چھ آیتیں پیش کی ہیں تو اللہ نے جہاں بھی اس کی راہ میں خرچ کا حکم دیا ہے وہاں یتیم کا ذکر ضرور کیا ہے۔ جہاں بھی دینے کا حکم ہو، جب بھی دینے کا ذکر کیا ،جو بھی دینے کا ذکر کیا وہ حکم یتیم کو دینے کے حکم سے خالی نہیں رکھا ہے۔ میں بطور حوالہ قرآن مجید کی باقی آیات اور سورتوں کا صرف حوالہ آپ کو دے رہا ہوں۔

سورہ بقرہ آیت ۸۳، ۱۸۸، ۲۱۵، سورہ النساء آیت ۲، ۱۰، ۳۲، سورہ انفال آیت ۱، سورہ انعام آیت ۶، سورہ اسراء ۳۷، سورہ الفجر ۱۸، سورہ الماعون آیت ۳، سورہ الانسان آیت ۸، سورہ الکھف آیت ۸۲، سورہ الحشر آیت ۷۔

مذکورہ تمام آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے کہیں یتیم کے مال کے قریب نہ جانے کا حکم دیا ہے کہیں یتیم کے مال کی حفاظت کا حکم دیا ہے۔ کہیں یتیم پر زیادتی نہ کرنے کی تاکید ہے کہیں انہیں کھانا کھلانے کا حکم ہے کہیں ان پر شفقت اور نرمی کرنے کا بیان ہے کہیں یتیم کے مال کو ناجائز کھانے کو جہنم کی آگ کھانے سے تشبیہ دی ہے۔ یعنی مذکورہ تمام آیات وواقعات ''یتیم کی کفالت'' سے تعلق رکھتے ہیں۔

آیئے اب ہم سنت نبویؐ اور سیرت نبویؐ کی روشنی میں ''یتیم کی کفالت'' کی اہمیت اجر ومنزلت اور ضرورت کا تذکرہ کرتے ہیں۔

جو نبی خود یتیم بن کر آئے اور در یتیم بن گئے اس نے یتیم اور بے سہارا بچوں کی کس قدر قدر دانی کی تاکید کی ہے۔ ارشاد نبویؐ ہے:

۱. انا وکافل الیتیم فی الجنۃ ھکذا واشا باسبابۃ و الوسطی وفرض بینھما (بخاری)

ترجمہ: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا دونوں اس طرح جنت میں ساتھ ہوں گے جس طرح یہ دونوں انگلیاں ہیں۔ یعنی شہادت اور درمیانی انگلی اور آپ نے ان کے درمیان ذرا فاصلہ بھی نہ رکھا۔

۲. من قبض یتیما من بین مسلمین الی طعامہ وشرابہ ادخلہ اللہ الجنۃ البتہ الا ان یعمل ذنبا لا یغفر (ترمذی)

ترجمہ: جو کوئی مسلمان یتیم بچے کو اپنے ساتھ کھلائے گا پلائے گا اس کو یقیناً اللہ جنت میں داخل فرمائے گا سوائے اس کے کہ وہ کوئی ایسا گناہ کرے جو معاف نہ ہو۔

۳. ان احب البیوت الی اللہ بیت فیہ سم مکرم (طبرانی)

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک سب گھروں میں پیارا گھر وہ ہے جس میں یتیم کی عزت کی جائے۔

(نوٹ: گویا یادوا باشل اللہ کے نزدیک سب سے پیارا گھر ہے۔)

۴. من فسح علی راس یتیم لم یمسحۃ الا اللہ کان لہ فی کل شعرۃ مرت علیھا مدہ حسنات (احمد)

ترجمہ: جس نے اللہ کی خوشنودی کے لیے یتیم کے سر پرست کا ہاتھ پھیرا تو اس کے ہاتھ کے نیچے سے جتنے بال گزریں گے ہر بال کے بدلے میں اسے کئی نیکیاں ملیں گی۔

۵. ان فجلا شکا الی رسول اللہ قتوہ قلبہ قال اقسح راس الیتیم واطعم المساکین (احمد وترغیب)

ایک آدمی نے رسول اللہ سے اپنی دل کی سختی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور مسکین کو کھانا کھلاؤ تاکہ تمہارا دل نرم ہو جائے۔

۶. والذی بعثنی بالحق لا یعذب اللہ یوم القیامۃ من رحم الیتیم ولان لۃ الکلام (طبرانی)

اس ذات پاک کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ دنیا میں بھیجا ہے۔ قیامت کے دن اللہ اس کو عذاب نہیں دے گا۔ جس نے یتیم پر رحم کیا اور نرمی سے گفتگو کی۔

اختتامی کلمات:

مذکورہ آیات قرآنی اور فرمان نبوی کی روشنی میں ہم اس بات کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یتیم کے کیا حقوق ہیں ان کے ساتھ پیار ومحبت، شفقت، نرمی کی کس قدر تاکید کی گئی ہے اور ان کی کفالت اور تعلیم وتربیت کس قدر اہم شرعی اور اخلاقی فریضہ ہے۔ مگر افسوس صد افسوس جس رسول کا دل ہمیشہ یتیموں کے لیے دھڑکتا تھا جس نے ہمیشہ یتیموں کی دلجوئی کی آج اس کے اپنے نواسے اور نواسیاں کربلا کی سرزمین پر حسین سید الشھداؑ کی شہادت کے بعد یتیمی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ سکینہ آج یتیم ہو گئی ہے۔ مسلم کے بچے یتیم ہو گئے ہیں۔ آج ان کے سر پر ہاتھ رکھنے والا کوئی نہیں ہے۔ انہیں کوئی دلاسہ دینے والا نہیں ۔ ان پر رحم کرنے والا کوئی نہیں اگر وہ روئیں تو چپ کرانے والا نہیں۔

اے اللہ کے نیک بندو، رسول کے غلامو، غم حسینؑ میں آنسو بہانے والو، بوا بادوا کا عرس منانے والو، کیا آج ہمارے رشتہ داروں میں، ہمارے پڑوس میں، ہمارے محلے میں کوئی یتیم نہیں ہے؟ ہمیں کوئی یتیم نظر نہیں آرہا؟ اگر ہے تو ان کی کفالت کے لیے کبھی سوچا ہے، ان کا غم بانٹنے کے لیے کوئی انتظام کیا ہے؟ ان کی تعلیم وتربیت کے لیے کوئی ذمہ داری اٹھائی ہے؟

اے بادوا مرحوم سے روحانی نسبت رکھنے والو، اگر مذکورہ سوالوں کا جواب ہاں میں ہے تو آپ خوش نصیب ہیں اگر جواب نہیں میں ہے تو آئیں آج ہم بھی بادوا ہیلتھ اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے یتیم کی کفالت کے لیے جاری کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور جنت میں نبی اکرمؐ یتیموں کے والی کے پڑوس میں جگہ بنائیں۔ اے یتیم کی کفالت کی فکر کرنے والو! اپنا آرام وسکون دوسروں کے لیے قربان کرنے والو! اے بادوا ہیلتھ اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے کارکنو! تم سب پر اللہ کی رحمت ہو، تمہیں رسول کی شفقت نصیب ہو، تم نے جو کام شروع کیا ہے اور جس کام کا آغاز کیا ہے، وہ اللہ کی خوشنودی کا راستہ ہے، رسول کی قربت کا راستہ ہے، جنت میں جانے کا راستہ ہے، قوم اس کام کو قدر سے دیکھتی ہے اور یہ خیر جاریہ مدتوں یاد رکھی جائے گی۔

آیئے ہم سب بھی اس فلاحی مشن کو آگے بڑھائیں، بادوا فاؤنڈیشن کے ہاتھ میں ہاتھ دیں۔ ماہانہ اور سالانہ بنیادوں پر اس ادارے کے ساتھ مالی تعاون کریں۔ اپنی آمدنی، کمائی، بینک بیلنس میں سے اس جاری منصوبے کے لیے حصہ مختص کریں۔ کس بات کی دیر ہے۔ کل نہیں آج ہی ارادہ کریں۔ نیت کریں اور اعلان کریں۔ تو پھر اس بزرگ ہستی کو کتنی روحانی خوشی حاصل ہوگی۔ آج ہم سب اس عظیم روحانی بزرگ اور مجذوب سے روحانی فیض کے امیدوار ہیں۔ جو ہمیشہ بچوں اور یتیموں سے پیار کرتے تھے۔ اس روحانی بزرگ سے فیض حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ ہم اس بزرگ کے نام قائم اس ادارے کے لیے کام کریں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہم سب کو اس ادارے کے ساتھ ہر طرح سے تعاون کرکے اللہ اور رسول کی خوشنودی اور بزرگان سلسلہ ذھب بالخصوص بادوا رحمتہ اللہ علیہ سے روحانی فیض حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

[redacted]

دراصل بندوں کو تابع احکام رکھ کر اطاعت خداوندی کی طرف متوجہ کرنا مقصود ہے۔ اس اطاعت کی برکت سے دینی و دنیاوی امور میں آسانیاں آجاتی ہیں اس نکتہ کی تعلیم صاحب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دی گئی ہے حکم یہ ہے کہ: قُلْ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي (سورہ طہ ۲۶)

ترجمہ: فرمائیے دیجئے اے رسولؐ! اے میرے رب میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کر دے۔

باری تعالیٰ نے دن رات کے ہیر پھیر، چاند سورج کی چلن، ستاروں کا وجود، صبح وشام کی آمد، اور ان کے مخصوص اثرات انسان ہی کو سمجھنے بوجھنے اور ان پر عمل پیرا رہنے کے لیے بنائے ہیں۔ تاکہ انسان جسے حق تعالیٰ نے اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے۔ نفع کمائے اور اچھے اعمال اپنا کر دنیا وعقبیٰ میں سرخرو ہو جائے۔ (جاری ہے۔۔۔)

نوربخشیات

حضرت امام احمد غزالیؒ

غلام حسن نوربخش

حضرت شیخ احمد بن محمد غزالیؒ ۴۵۳ھ/۱۰۶۱ء میں طوس میں پیدا ہوئے۔ ایک بھرپور اور ولولہ انگیز زندگی بسر کی۔ ظاہری و معنوی علوم وفنون حاصل کئے۔ نظامیہ بغداد میں تعلیم وتدریس سے ہزاروں شائقین علوم کو فیض یاب کیا۔ متعدد کتابیں اور رسالے لکھے۔ شیخ ابو بکر نساج طوسیؒ سے علوم وفنون و معارف معنوی اور روحانی تربیت پائی۔ ان کی وفات کے بعد آپ ہی ان کے گدی نشین اور خلیفہ بن گئے۔ ۵۱۷ھ/ ۱۱۲۳ء میں قزوین میں وفات پائی جہاں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

کلمۃ الثناء:

اہل علم وفضل آپ کے درجے اور مرتبے کی تعریف میں رطب اللسان ہیں چند مثالیں درج کی جاتی ہیں۔

سید محمد نوربخشؒ:

کان ولیامرشد ا فی الطریقت و ھو الذی کان فی الشریعت من فحول العلماء و فی الطریقت من کمل الاو لیاء و فی الحقیقت بحر لا ساحل لو کان یلقب بین الاولیاء بالجنید الثانی.

آپ طریقت میں ولی مرشد تھے۔ شریعت کے بڑے علماء میں سے تھے اور طریقت میں اولیائے کاملین میں سے تھے۔ حقیقت میں ایسا ناپیدا کنار سمندر تھے کہ اولیاء کے ہاں جنید ثانی کے لقب سے ملقب تھا۔

عبدالرحمٰن چشتی:

ارباب طریقت، غریق بحر حقیقت بیاک از ذوق عالی شیخ بو الفتح احمد بن محمد غزالی قدس سرہ کا مجتہدین صوفیاء میں شمار ہوتا ہے۲۔

ملا محمد علی کشمیری:

نسبت او بعارف عالی
شیخ دین احمد است غزالی۳

زین العابدین شیروانی:

شیخ احمد غزالی آنجناب عمدہ سالکان یقین و قدوہ ناظمان مناظم دین بودہ شرح کمالات صوری و معنوی آنحضرت از حیز شمار بیرون و آنجہ از فضائل ظاہری و باطنی آن جناب گویند ازآن افزون است.

شیخ احمد غزالی سالکان یقین اور ناظمان دین کے قائد تھے آپ کے کمالات صوری و معنوی کی تشریح حد شمار سے باہر ہیں۔ لوگوں نے آپ کے جو ظاہری اور باطنی فضائل بیان کئے ہیں آپ ان سے بڑھ کر تھے۴۔

ضیا قلبی ہدایت:

جامہ بودہ میان علوم ظاہریہ و باطنیہ
آپ ظاہری اور باطنی علوم میں جامع تھے۵۔

ابن خلکان:

آپ بہت ہی شیرین زبان واعظ تھے۔ وجیہہ شکل کے مالک تھے۔ صاحب کرامت تھے۔ بڑے فقیہہ تھے مگر وعظ گوئی کی طرف زیادہ مائل تھے جو زندگی بھر فقاہت پر زیادہ حاوی رہی۶۔

نصر اللہ پور جوادی:

آپ قلندر صفت، عاشق مزاج اور نیک نامی سے بے پروا

مردصوفی تھے۔ شریعت اور اس کے لوازمات پر پورا پورا عمل کرتے تھے اور ظاہری شرع پر عمل کرنے کو سالک معنوی کے لئے لازمی خیال کرتے تھے۷۔

ڈاکٹر جواد نوربخش:

آپ آغاز جوانی ہی میں زہد وتقویٰ اور صحبت صوفیہ کی طرف مائل تھے۔ اسی دوران آپ ابوبکر نساج کی صحبت میں پہنچے اور انہیں اپنا استاد بنالیا۸۔

آفتاب رائے لکھنوی:

شیخ احمد غزالی پایہ علمش ازاں عالی تراست کہ عنقالے اندیشہ اندرسید

آپ کا علمی مقام بہت اعلیٰ اور ارفع ہے کہ جہاں تک فکر اندیشہ کے عنقا کی رسائی بمشکل ہوتی ہے۔ آپ شیخ ابوبکر نساج سے سلسلے سے منسلک تھے۔ آپ کی تصانیف کی تعداد بہت ہے۹۔

کمال الدین حسین خوارزمی:

امام الائمہ اسلام و وارث حقیقی نبی علیہ السلام

امام احمد غزالی اسلام کے امام الائمہ اور نبی علیہ السلام کے حقیقی وارث ہیں۱۰۔

احمد مجاہد:

مجموعہ آثار فارسی احمد غزالیؒ کے مصحح احمد مجاہد نے مختلف کتابوں سے آپ کے القاب جمع کئے ہیں اور انہیں اپنی کتاب کے دیباچے میں نقل کیا ہے۔ ملاحظہ کیجئے:

ملک الابدال' قطب الاصفیا' قدوۃ الاولیاء' سلطان الطریقہ' شیخ المشائخ' جنید ثانی' قرۃ عین محمد مصطفیٰ' خواجہ امام' شیخ الاسلام' عارف مقدام' صاحب کرامات واشارات' عارف سرجمالی' امام ربانی' عالم عامل' کامل مکمل' مقتدائے اہل تحقیق' سراللہ فیالارض' شیخ کبیر' امام زاہد' نادرہ عصر' جمال الاسلام احمد بن محمد احمد غزالی۱۱۔

ابوبکر شافعی:

کان من ائمہ العلم والورع

آپ علم اور تقویٰ میں امام تھے۱۲

ڈاکٹر حسین امین:

احمد وھو صوفی من اعمق صوفیۃ الاسلام

احمد غزالی جو صوفیائے اسلام میں بہت بڑے عمیق صوفی تھے۱۳۔

ولادت اور تعلیم وتربیت:

آپ کے والد جناب محمد ایک فقیر اور نیک شخص تھے۔ صرف اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔ شاید اسی بناء پر آپ کی طرف جولاہا ہونے کی روایت آئی ہو۔ فقہاء اور صوفیا کی خدمت میں رہا کرتے تھے۔ ایک بار آپ فقہا سے اس قدر متاثر ہوئے کہ دعا مانگی کہ الٰہی مجھے بھی ایک بیٹا عطا ہو جو فقیہہ بنے۔ آپ کی اسی خواستگاری کے نتیجے میں امام محمد غزالیؒ پیدا ہوئے جنہوں نے فقہ میں بڑا نام پیدا کیا۔

ایک بار آپ کسی واعظ سے بہت متاثر ہوئے اور دعا مانگی کہ الٰہی مجھے ایک بیٹا عطا فرما جو واعظ بنے۔ اس دعا کی نتیجے میں احمد غزالیؒ پیدا ہوئے۔ وعظ گوئی میں بڑا نام پیدا کیا۔ افسوس خواجہ محمد اپنے دونوں بیٹوں کو بالترتیب فقیہ اور واعظ دیکھنے سے پہلے ہی انہیں داغ مفارقت دے گئے۱۴۔

تذکرہ نویسوں نے سال ولادت نہیں دی ہے۔ نصراللہ پور جوادی نے امام محمد غزالیؒ کی سال ولادت ۴۵۰ھ لکھی ہے اور ان کے تین چار سال بعد آپ کے پیدا ہونے کا اشارہ کیا ہے۱۵۔

یہی مصنف لکھتے ہیں۔

۴۸۷ھ میں جب ابوبکر نساج فوت ہوئے تو آپ ان کے جانشین ہوگئے۔ ایک سال بعد آپ نظامیہ بغداد سے منسلک ہو گئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۳۵ سال تھی ۱۵ ب۔

اس لحاظ سے آپ کا سن ولادت ۴۵۳ھ بنتا ہے۔ پس شیخ کی ولادت ۴۵۳ھ مطابق ۱۰۶۱ء کو طوس کے قصبے غزالہ میں ہوئی

والدین نے آپ کا نام احمد رکھا۔

محمد نے اپنی وفات سے پہلے کچھ مال اپنے دوست ابوعلی احمد زادکانی کو جو بڑے مرد صوفی تھے، اس وصیت کے ساتھ دے رکھا تھا کہ وہ بچوں کی تربیت پر صرف کرے۔ چنانچہ انہوں نے دونوں غزالی برادران کو مدرسہ بھیجنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ مال خرچ ہوگیا پھر وہ اسی مدرسہ میں داخل کردیئے گئے ۱۶۔

آپ اور امام محمد غزالی طوس کے ایک ہی مدرسے میں پڑھتے تھے۔ استاد سے پڑھنے کے علاوہ آپ امام محمد سے بھی درس لیتے تھے ۱۷۔

احمد غزالی بچپن میں اپنے والد کی وساطت سے اخلاق و اطوار صوفیہ سے آشنا ہوئے تھے۔ والد کے انتقال کے بعد ابوعلی احمد زادکانی نے مزید روشناس کیا بلکہ یوں کہیے کہ احمد کے دل میں تصوف کا بیج انہوں نے بویا تھا۔ پھر شیخ ابوبکر نساج نے اسے ترقی دی۔ آخر کار آپ شیخ ابوبکر نساج سے رشد و ہدایت لیتے رہے ۱۸۔

آپ نے اچھی تعلیم پائی۔ حصول علم کے ساتھ ساتھ آپ باطنی علوم کی طرف بھی متوجہ ہوئے اور ابوعلی احمد زادکانی اور ابوبکر نساج سے برابر استفادہ کرنے لگے تھے۔ رسالہ قشریہ شیخ ابوعلی فارمدی سے پڑھتے رہے اس طرح علوم وفنون کے ساتھ ساتھ روحانی مقامات بھی طے کرنے لگے۔ چنانچہ صاحب سلطان طریقت لکھتے ہیں کہ آپ نے جوانی کی عمر میں معرفت اور عشق میں قدم رکھا اور جلد ہی طریقت کی منزلیں طے کیں اور مقام ارشاد کو پہنچ گئے ۱۹۔

روحانی تربیت اور معنوی مقامات کی تحصیل کے بعد آپ کو آپ کے شیخ حضرت ابوبکر نساج طوسی سے توبہ و انابت لینے کی اجازت دی۔ اس طرح آپ رشد و ہدایت فرمانے لگے۔ جب ۴۸۷ھ/ ۱۰۹۴ء میں شیخ ابوبکر نساج کا وصال ہوا تو آپ ان کے خلیفہ اور جانشین ہوگئے۔ شیخ ابوبکر نساج کی زندگی اور وفات کے بعد آپ نے ہزاروں لوگوں کو روحانی فیض پہنچایا۔ اس ضمن میں نصر اللہ پور جوادی لکھتے ہیں۔

چالیس سالہ ارشاد کی مدت میں بہت سے شاگردوں اور مریدوں کو تربیت دی۔ ان میں سے تین مرید ارشاد کے مقام تک پہنچ گئے اور تینوں الگ الگ طریقہ تصوف کے مئوسس بن گئے یہ ضیاء الدین ابونجیب سہروردیؒ، احمد کاتبی بلخی اور ابوالفضل بغدادی ہیں۔ ان سے بالترتیب سہروردیہ، کبرویہ، مولویہ اور نعمت اللہی کے صوفیانہ سلسلہ نکلے۔ آپ کے تمام مریدوں میں سے سب سے زیادہ شہرت عین القضاۃ ہمدانی کو حاصل ہوئی تاہم وہ کسی سلسلے کے بانی نہ بن سکے ۲۰۔

اساتذہ اور شاگرد:

امام احمد غزالیؒ نے بہترین تربیت پائی تھی اور بہت سے اہل فضل وکمال سے اکتساب فیض کیا تھا۔ ان میں سے چند کے نام درج کیے جاتے ہیں۔

۱۔ احمد رادکانی طوسی ۲۔ امام محمد غزالی ۳۔ شیخ ابوبکر نساج
۴۔ شیخ ابوعلی فارمدی وغیرہ

آپ سے ہزاروں افراد نے استفادہ کیا جس زمانے میں آپ نظامیہ بغداد میں استاد کی حیثیت سے پڑھاتے رہے اس دوران ہزاروں طلباء آپ سے اکتساب فیض کرتے تھے، آپ پڑھانے کے ساتھ ساتھ مختلف علاقوں کے دورے کرتے اور وعظ و نصیحت فرماتے تھے اس طرح طلباء کے علاوہ ہزاروں عوام فیض کرنے والوں کی تعداد لاکھوں میں ہے تاہم درج ذیل افراد وہ ہیں جنھیں شہرت دوام حاصل ہوا۔ انہوں نے آپ سے خوب استفادہ کیا۔

امام محمد غزالی (آپ کے بڑے بھائی)، عین القضاۃ ہمدانی، حکیم سنائی غزنوی مشہور فارسی شاعر اور حدیقۃ الحقیقہ کا مصنف، ابوالفضل صائن بن عبداللہ بغدادی، شیخ عبدالواحد آمدی، شیخ روزبہان کبیر مصری، ابوالقاسم عمر بن محمد المعروف بہ ابن اسبزری، ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی، ابن شہر آشوب ماژندرانی۔

عبادت اور ریاضت:

آپ بہت بڑے عابد و زاہد اور مرتاض آدمی تھے۔ زندگی بھر ریاضت بجالاتے رہے۔ آپ نے عبادت و ریاضت اور طاعت کا

سلسلہ جوانی میں ہی شروع کر دیا تھا اور زندگی بھر اسے ترک نہیں کیا۔ چنانچہ طبقات شافعیہ کے مصنف ابوبکر لکھتے ہیں۔

کان من ائمۃ العلم و الورع غلب علیہ علم التصوف والخلوۃ فتوجہ الی الطاعۃ وکان لایفتر منہالیلا.

ترجمہ۔ آپ علم و پرہیزگاری میں امام تھے۔آپ پر تصوف اور خلوت کا غلبہ ہوا تو آپ نے طاعت و ریاضت کی طرف توجہ دی اور ایک رات بھی اسے ترک نہیں کیا۲۱۔

ساری ساری رات عبادت میں گزارنے کے باوجود آپ صوفیائے کرام کی خدمت اور لوگوں کی رشد و ہدایت میں بھی مصروف رہتے تھے جہاں کہیں کوئی اہل دل اور صاحب استعداد نظر آتا اس کی روحانی تربیت کرتے لوگوں کو رشد و ہدایت بخشنے دور دراز سفر کر کے وعظ فرمایا کرتے اور انہیں راہ راست دکھایا کرتے تھے۔

وعظ و تدریس:

امام احمد غزالی نے ایک مدت تک اپنے بھائی کی طرح بغداد کے مدرسہ نظامیہ میں درس دیا۔آپ کا وعظ بہت ہی سنجیدہ اور دل نشین ہوا کرتا تھا۔ وعظ کی مجلسوں میں بڑی تعداد میں لوگ شریک ہوتے اور آپ کے فرمان سے محظوظ اور مستفید ہوتے تھے۔ان سے میں بعض سامعین آپ کی تقریر کو حرف بہ حرف لکھا کرتے تھے چنانچہ صاعد بن فارس لبانی نے جو اس وقت بغداد میں مقیم تھا تہتر مجلسوں کی تقریریں ضبط تحریر میں لائیں اور دو جلدوں پر مشتمل ایک کتاب تیار کی اور اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا۲۲۔ (مضمون جاری ہے۔۔۔)

مراجع و مصادر:

۱(سلسلۃ الاولیاء ص ۳۵)　۲(مراۃ الاسرار ص ۵۱۲)
۳(تحفۃ الاحباب ص ۳۹۴)　۴(ریاض السیاحۃ ص ۴۳۹)
۵(ریاض العارفین ص ۳۶)　۶(طرائق والحقائق جلد دوم ص ۵۶۴)
۷(سلطان طریقت ص ۷)　۸(مقدمہ سوانح ص ۴)
۹(ریاض العارفین ص ۳۲)　۱۰(جواہر الاسرار ص ۴۰ بحوالہ مقدمہ ص ۳۷)
۱۱(مجموعہ آثار فارسی ص ۱-۲)　۱۲(ایضاً ۲۵)
۱۳(الغزالی ص ۳۷، بحوالہ مجموعہ آثار غزالی ص ۳۳)　۱۴(سلطان طریقت ص ۱۲)
۱۵(سلطان طریقت ص ۱۰)　۱۵اب(سلطان طریقت ص ۱۳)
۱۶(سلطان طریقت ص ۱۲)　۱۷(سلطان طریقت ص ۱۲)
۱۸(سلطان طریقت ص ۳۸)　۱۹(سلطان طریقت ص ۶۵)
۲۰(سلطان طریقت ص ۲۶)　۲۱(مقدمہ مجموعہ آثار فارسی احمد غزالی ص ۳۵)
۲۲(مقدمہ سوانح ص ۴)

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

[redacted]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ وہ اپنا ہاتھ اس سے زیادہ کھولے۔ یہ کہہ کر آپ نے اپنی کلائی کے نصف حصہ پر ہاتھ رکھا۔

جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے جسم کا کوئی حصہ نظر نہ آنا چاہیے سوائے چہرہ اور کلائی کے جوڑ تک ہاتھ کے۔ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سالی تھیں۔ایک مرتبہ آپ کے سامنے باریک لباس پہن کر حاضر ہوئیں۔اس حال میں کہ جسم اندر سے جھلک رہا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً نظر پھیر لی اور فرمایا۔'اے اسماء عورت جب سن بلوغت کو پہنچ جائے تو درست نہیں کہ اس کے جسم میں سے کچھ دیکھا جائے سوائے اس کے' یہ کہہ کر آپ نے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لعن اللہ الکسیات العاریات.اللہ کی لعنت ہے اُن عورتوں پر جو لباس پہن کر بھی ننگی کی ننگی رہیں۔

ان تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ چہرے اور ہاتھوں کے سوا عورت کا پورا جسم ستر میں داخل ہے۔ جسے اپنے گھر میں اپنے قریب ترین عزیزوں سے بھی چھپانا اس پر واجب ہے۔وہ شوہر کے سوا کسی کے سامنے اپنے ستر کو نہیں کھول سکتی، خواہ وہ اس کا باپ بھائی یا بھتیجا ہی کیوں نہ ہو حتیٰ کہ وہ ایسا باریک لباس بھی نہیں پہن سکتی جس میں ستر نمایاں ہوتا ہو۔

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

نوربخشیات

حضرت شیخ نجم الدین کبریٰؒ

مولانا شکور علی انور

مختصر حالات زندگی:

آپ ابو عبداللہ احمد بن عمر بن محمد بن عبداللہ خیوقی خوارزمی کہلاتے ہیں۔540ھ کو خیوہ بستی میں پیدا ہوئے۔ یہ بستی اس وقت کا علمی و اجتماعی مرکز تھا جہاں سے آپ نے دنیائے دوں کو نظر عرفان عطا کی۔ ایام طفولیت ایک پاکدامن عارفۂ زماں کے آغوشِ اطہر میں گزارے۔ اپنی تعلیم کا آغاز آبائی گاؤں سے کیا۔ ان دنوں علم و ادب سیکھنے کا فکر دامن گیر ہوا۔ وہاں کی درسگاہوں سے کمالات علم و ادب سے سرفراز ہوئے۔ دیگر بزرگان دین کی طرح تہذیب نفس اور تزکیہ روح کی طرف توجہ دی۔ طریقت و سلوک کے قوانین اپنے بزرگوار والد سے سیکھے۔ جن کا شمار اجلہ شیوخ میں ہوتا تھا۔ ان کے شیخ حضرت ابو یعقوب یوسف ہمدانی تھے۔ آپ مختصر سے عرصہ میں آغاز جوانی میں ہی لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گئے اور عمر کے ساتھ ساتھ خوارزم کی معروف درسگاہوں سے تعلیم و تربیت پاتے رہے۔ وہاں کے اساتذہ کی نظروں میں بڑا مقام حاصل کیا۔ والد بزرگوار اور اساتذہ کی رہنمائی سے سیر و سیاحت میں مصروف ہوگئے۔ پھر علوم و فنون، سلوک و عرفان کی طلب و جستجو جاری رہی۔ پھر آپ مصر وارد ہوئے۔ کچھ عرصہ وہیں قیام پذیر رہے اور درس و تدریس کی سعادت رفیق رہی۔ دریں اثنا بہت سے اہل اللہ اور اہل علم و معرفت کی صحبت حاصل رہی۔ حضرت شیخ روزبہان مصری جو کہ مشہور بزرگ حضرت شیخ ابو نجیب عبدالقاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے تھے ان کی خدمت میں پہنچے تو ان کے اندر ایک روحانی انقلاب برپا ہوا۔ اس بارے میں آپ فرماتے ہیں "کہ شیخ اکثر اوقات حق تعالیٰ کی تجلی میں مستغرق اور جمال مطلق کے مشاہدے میں حیران ہوتے۔ میں ان کی صحبت میں پہنچتے ہی ریاضت میں مصروف ہوگیا۔ کچھ عرصہ خلوت کرتے رہے۔ مجھ پر غیبی فتوحات کے دروازے کھلنے لگے۔ عالم قدس کے ہاتھ سے میری یاوری کی۔ یکے بعد دیگرے خلوات کے سلسلے جاری رہے یہاں تک کہ آتش قدسی کی بھٹی میں ایسا مستور ہوگیا کہ میری زبان قال بند ہونے لگی جیسا کہ من عرّف اللہ کلّ لسانہ (جس نے خدا کی معرفت حاصل کی اس کی بولتی بند ہوگئی) کے مترادف اور کشف میں میری زبان دراز ہونے لگی جیسا کہ من عرّف اللہ طال لسانہ (جس نے خدا کی معرفت حاصل کی اس کی زبان دراز ہوگئی) اسی کی دلیل ہے۔

میری یہ کیفیات شیخ کو بھی خوب بھانے لگیں اور مجھے اپنی فرزندی میں شامل کر دیا، اپنی دختر پاکدامن کو مجھے عطا کیا۔ جس سے میرے دو بیٹے ہوئے۔

میں مصر میں ابھی مقیم تھا مجھے پتہ چلا کہ تبریز میں ابو منصور محمد بن اسعد بن حفدہ عطاری طوسی جو کہ امام حسین بن مسعود بغوی ملقب محی السنۃ (المتوفی ۵۱۰ یا ۵۱۴ھ) (بڑے محدث ہو گزرے ہیں) کے شاگرد تھے وہ احادیث رسولؐ پر نقد و جرح کا سلسلہ درس جاری رکھے ہوئے ہیں اور لوگ دور دراز سے ان سے مسائل حدیث سمجھنے کے لیے آتے جاتے ہیں یہ سن کر مجھے ان کی صحبت کشاں کشاں کھینچنے لگی۔ میں چاہتا تھا کہ ان سے کتاب شرح السنہ درس پڑھ لوں تو حضرت شیخ روزبہان سے اجازت سفر طلب کی۔ پھر میں تبریز کی مشہور و معروف خانقاہ زاہد یہ جا پہنچا۔

آپ نے شیخ ابو منصور کے حلقہ درس میں شامل ہو کر ان کی شاگردی اختیار کی۔ کتاب شرح السنہ پڑھ کر فارغ ہوا۔ ابو منصور کی درسگاہ میں آئمہ و مشائخ کی ایک بڑی جماعت علمی بحث و تمحیص میں مصروف تھی کہ اچانک حضرت شیخ بابا فرج تبریزی جو کہ مشائخ طریقت کے ولیوں میں شمار ہوتے تھے اس مجلس میں جلوہ افروز ہوگئے۔ شیخ ابو

منصور کی درس گاہ میں ان کے پہنچتے ہی نجم الدین (کبریٰ) ان کا گرویدہ ہوگیا۔ یہاں تک کہ وہ بحث و مباحثہ جاری نہ رکھ سکا۔ بابا فرج نے بھی اُن پر تبسم آمیز نظر کرم کردی۔ اس وقت انہیں مجلس چھوڑنا پڑی۔

شیخ نجم الدین (کبریٰ) فرماتے ہیں 'کہ میں اپنے ہی اختیار سے محروم ہو چکا تھا' اس عالم میں اپنے استاد محترم سے عرض پرداز ہوا کہ یہ درویش کس قسم کا آدمی ہے؟ امام کہنے لگے۔ یہ ایک مجذوب ہے اوراس کا نام بابا فرج ہے۔ پھر میں نے تو ساری رات بابا فرج کے خیال و یاد میں گزاری کہ جس نے ایک ہی نظر میں میرے دل پر آگ برسادی۔ حسب معمول صبح اپنے استاد سے درس حدیث لینے گیا لیکن جو واردات بابا فرج کی ایک ہی تبسم آمیز نگاہ سے مجھ پر پیش آیا تھا۔ میں اپنے استاد سے اس مشکل کا حل جاننا چاہتا تھا۔

میں استاد ابو منصور سے کہتا ہوں کہ شیخ محترم بابا فرج نے مجھے ایسا شکار کیا ہے کہ میں ان کے شوق کی زنجیر میں گرفتار ہو چکا ہوں۔ اگر آپ مہربانی فرمائیں اجازت دیں تو میں ان کی خدمت میں حاضری دوں اور میں یہ چاہتا ہوں کہ میں ان سے کچھ فیض حاصل کروں۔

شیخ ابو منصور بہت ہی سنجیدہ اور دانشمند شخصیت تھے فوراً یہ فیصلہ کیا کہ تمام مشائخ و آئمہ جو ان کی شاگردی کا شرف پا رہے تھے سب کو لے کر بابا فرج کی خانقاہ کو روانہ ہوگئے اور وہاں پہنچے تو خانقاہ کے خادم کے ذریعے خانقاہ میں داخل ہونے کی اجازت مانگی گئی۔ خادم خانقاہ شاذان نے خانقاہ میں داخل ہونے کی مشروط اجازت کی اطلاع دی۔ جو بھی میرے سامنے آنا چاہے تو اس طرح آئے جس طرح موت کے بعد درگاہِ الٰہی میں جاتے ہیں۔

نجم الدین کبریٰ ان کی مستانہ نظر کے فیض کا شکار تھے، بابا فرج کے راز معلوم کرکے سر سے دستار اُتار دیا اور بغیر لباس کے بابا فرج کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ ان کے جسم پر ستر بھی نہ تھا۔ سینے پر ہاتھ باندھے ان کی خدمت اقدس میں حاضری دی۔ تھوڑے سے مراقبے کے بعد بابا فرج کی حالت متغیر ہوگئی۔ ان کی عظمت اور مرتبے کی صورت روشن پذیر ہوگئی جس طرح آفتاب عالمتاب سے دنیائے دوں روشن ہوتی ہے جو عجز و انکساری انہوں نے اختیار کی تھی وہ قبول ہو گئی۔ ایک لحظہ میں حالات بدل گئے۔ جس شوق میں عظمت ذات تجلیات کے صدموں سے دوچار ہوگئی تھی اور جسم سے لباس زینت اتار دیا گیا تھا۔ زیب تن کر دیا گیا۔ آپ نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ترے پاس اب پڑھنے کا وقت نہیں ہے تجھے اس جہاں کا سردار و رئیس بنا دیا گیا ہے۔

نجم الدین کبریٰ فرماتے ہیں کہ بابا فرج کے طفیل سے میرے وجود میں اس طرح انقلاب برپا ہو کہ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ (سورۃ ابراہیم آیت ۴۸) اُس دن زمین کی حالت بدل کر دگرگوں ہو جائے گی اور اس راز کے تحت کہ وشرقت الْاَرْض بنور ربها 'زمیں اپنے پالنہار کے نور سے روشن ہوگئی۔'

مجھے معائنہ نصیب ہوا۔ صفات کی روشنیاں مرے دل و جان میں پھیل گئیں اور عطر بار خوشبوؤں سے میرے مشام معطر ہوگئے اور پاکیزہ خطاب سے مجھے پکارا گیا۔ بمصداق کہ ادن منی بی اسمع (حدیث)۔ مجھ سے قریب ہو جاؤ، میری سنو، قابلیت مجھ میں پیدا ہوگئی۔

شیخ نجم الدین کبریٰ بابا فرج کے اشارے پر تمام غل و غش سے پاک ہوگئے اور قلم دوات کو خیر باد کہہ کر خلوت نشین ہوگیے۔ دل غیبی فتوحات سے آئینہ بن گیا۔ مختصر اعتکاف مکمل کر کے کسی اور کامل و مکمل کی تلاش کے لیے تبریز سے بیروں ہوگئے۔ عنایات خداوندی کے جھونکے پانے لگے، سرمدی رہنمائی کے لیے بدلیس میں حضرت شیخ عمار یاسر بدلیسی کے فیوض انوار سے پُرنور ہونے کے لیے ان کی مریدی میں شامل ہوگئے۔ آپ چونکہ اعاظم مشائخ و اکابر اولیاء میں سے تھے۔ ان کی رہنمائی میں ریاضت و مجاہدوں میں منہمک ہوگئے۔ اس بزرگوار کی نظر کرم، توجہ اور برکات سے مکاشفات و مشاہدات کے اسرار سے مطلع ہوتے رہے۔

آپ خود فرماتے ہیں کہ میرا حال ذات باری کی طرف مشغول ہوگیا اور بدلیس سے بھی کسی اور جگہ منتقل ہونے کا ارادہ بن گیا۔ پیر طریقت کی اجازت اور صحبت و مشاورت سے خوزستان کو عازم سفر ہوا تا کہ قطب اولیاء حضرت شیخ اسماعیل قصری رحمۃ اللہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو جاؤں۔

اس دوران نجم الدین کبریٰ کسی سخت بیماری سے دوچار تھے۔ جب وزفول پہنچے اور شیخ الوریٰ حضرت اسماعیل قصریؒ کی دربار میں آئے تو اس وقت وہ منبر پر جلوہ افروز تھے۔ بھدے سے لباس میں عالی شان باتیں کر رہے تھے۔ میرے دل میں یہ بات آئی تھی کہ اتنا بڑا صوفی میلا کچیلا لباس پہنا ہوا ہے۔ بہت افسوس کی بات ہے۔

میرے دل میں یہ بات آئی تھی وہ تاڑ گئے اور کہنے لگے اے طلب گار مطلوب یہ لباس اگرچہ میلا کچیلا ہے لیکن پاک اور نمازی تو ہے۔ ان کا یہ کلام میرے دل پر اس طرح اثر انداز ہوا کہ میں تو ان پر فریفتہ ہو گیا۔ عرصہ دراز اُن کے زیر تربیت رہنے کے بعد ارادت و سلوک کا خرقہ بھی ان کے دست مطہر سے زیب تن کیا اور معرفت و سلوک کی آب حیات ان کے جام سے پی تو مجھے انہوں نے رخصت دی اور فرمایا اب کام مکمل ہو چا۔ وقت یہ آ پہنچا ہے کہ تو واپس مصر کو جا۔ چنانچہ آپ اپنے اہل و عیال سمیت اپنے وطن مالوف خوارزم کی طرف روانہ ہو کر وہاں سجادہ نشینی کر کے مخلوق کی رشد و ہدایت کا بندوبست کرتے رہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ وہاں سے وزفول پھر وہاں سے مصر واپس لوٹے تو دیکھا کہ شیخ روزبہان بہت کمزور اور بوڑھے ہو چکے تھے۔ وہ مجھے نوازتے ہوئے فرما رہے تھے نجم الدین ہم سے چڑیا کی طرح گیا تھا اور شاہین بن کر ہمارے پاس واپس آ گیا۔ نجم کی طرح گیا تھا آفتاب بن کر نمودار ہوا۔ کچھ عرصہ علم و تحقیق کا سلسلہ جاری رکھا۔ مصر کے علماء اور صلحاء سے ملاقاتیں کرتے رہے۔ پھر وہاں سے 35 سال بعد 575ھ کو اپنا وطن مالوف خوارزم میں واپس تشریف لائے اور آبائی گاؤں خیوہ میں زندگی کے باقی ایام خلق کی رشد و ہدایت کے اہتمام میں گزرے۔ خیوہ دراصل جرجانیہ کے نام سے پہچانا جاتا ہے جو کہ ان دنوں روس کی آزاد مملکت ازبکستان کا حصہ ہے۔

آپ نے یہاں ایک عظیم خانقاہ بنائی۔ یہیں رہ کر علوم اسلامی کے درس و تدریس کا انتظام کیا۔ مختصر سے عرصہ میں معارف اسلامی کی عظیم درسگاہ کی شہرت دنیا میں پھیل گئی۔ دنیا کے کونے کونے سے طلبان علم و فن یہاں جمع ہو گئے۔ تشنگان علوم کی کثیر تعداد نے علم و عرفان کا درس سحاصل کیا۔ آپ کا علمی شہرہ چہار رنگ عالم میں پھیل گیا۔ آپ بڑی بڑی علمی شخصیتوں کی توجہات کا مرکز بن گئے اور اطراف عالم سے لوگ جوق در جوق آپ کے دیدار کو آنے لگے جو صلاحیت مند تشنگان طریقت آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہوتے تھے ان کے روحانی تزکیہ و تجلیہ کی طرف بھی توجہ کرتے ان کو سیر و سلوک کے راستے دکھاتے اور روحانی و عرفانی کمالات، ریاضت و مجاہدوں اور کشف مشاہدوں سے ہمکنار کرتے تھے۔ عشق خداوندی کی آگ میں جلنے والوں کی رہنمائی، مشائخ طریقت کے منہاج اور سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق کرتے رہے۔

آپ کے معروف اساتذہ:

تصوف میں آپ قطب دوران کے مقام پر فائز تھے اور بہت سے روحانی سلسلے آپ سے چلے ہیں۔ آپ کے استادوں میں چند معروف مشائخ عظام کے اسماء گرامی پڑھنے کو ملتے ہیں:

1) شیخ حسن جامی 2) شیخ ابراہیم 3) شیخ اسماعیل حلبی 4) شیخ اسماعیل کوفی 5) شیخ اسماعیل رومی 6) شیخ اسماعیل بغدادی 7) ابوالمعالی عبدالمنعم نیشاپوری 8) ابوالعلاء حسن بن احمد ہمدانی 9) ابو طاہر احمد اصفہانی 10) شیخ محمد بن اسعد عطاری 11) امام ابو جعفر حفدہ 12) امام ابونصر حفدہ۔

آپ نے درج ذیل مشاہیر صوفیاء ذی وقار اولیاء عظام سے روحانی کسب فیض فرمایا۔

1) شیخ روزبہان وزان مصریؒ

2) شیخ بابا فرج مجذوب تبریزیؒ

3) شیخ عمار یاسر بدلیسیؒ　　4) شیخ اسماعیل قصریؒ

روحانی سلسلہ:

آپ کا روحانی سلسلہ کبرویہ سے معروف ہے لیکن اسلامی تصوف کے کئی دیگر سلسلے بھی اسی زنجیر کی شاخیں ہیں۔آپ کا روحانی سلسلہ یوں ہے:

حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ مرید حضرت شیخ عمار یاسر مرید حضرت شیخ ابونجیب سہروردی مرید حضرت شیخ احمد غزالی مرید حضرت شیخ ابوبکر نساج مرید حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی مرید حضرت شیخ ابوعثمان مغربی مرید حضرت شیخ ابوعلی کاتب مرید حضرت شیخ ابوذر رودباری مرید حضرت شیخ جنید بغدادی مرید حضرت شیخ سری سقطی مرید حضرت شیخ معروف کرخی مرید حضرت امام علی رضاؑ مرید حضرت امام موسیٰ کاظم مرید حضرت امام جعفر صادقؑ مرید حضرت امام محمد باقرؑ مرید حضرت امام زین العابدینؑ مرید حضرت امام حسین شہید کربلاؑ مرید حضرت امام حسن مجتبیٰؑ مرید حضرت امام الاولیاء علی مرتضیٰؑ مرید حضرت خاتم الانبیاء خیرالوریٰ محمد مصطفٰے صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیھم اجمعین۔

مشہور تصانیف:

آپ کثیر تصانیف بزرگ ہیں۔آپ کی ہر ہر تصنیف علم و عرفان کی دنیا میں نہایت قابل اعتبار کی حیثیت رکھتی ہے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱) الاصول العشرہ ۲) رسالہ سفینہ ۳) رسالہ در سلوک ۴) رسالہ آداب ۵) رسالہ آداب صوفیہ ۶) آداب السالکین ۷) رسالہ خلوت ۸) الھائم الخائف عن لومۃ احلائم ۹) السائر الحائر ۱۰) عین الحیاۃ فی تفسیر القرآن ۱۱) آداب السلوک ۱۲) فوائح الجمال وفواتح الجلال ۱۳) منہاج السالکین ۱۴) شرائط خرقہ ۱۵) ھدایۃ الطالبین ۱۶) سکینۃ الصالحین ۱۷) صوائح التنویر ۱۸) سرالقدس ۱۹) صفت الادب ۲۰) رسالہ طریقت سطاریہ ۲۱) رسالہ معرفت ۲۲) اقرب الطرق الی اللہ

ان تصانیف کے علاوہ بہت سی دیگر تصانیف کی فہرست بھی کتابوں سے ملتی ہے۔

مندرجہ بالا کتابوں میں سے فوائح الجمال وفواتح الجلال عربی میں ہے۔الھائم الخائف عن لومۃ احلائم اور السائر الحائر فارسی میں ہے۔ تینوں کا اردو میں ترجمہ کرنے کی سعادت مجھ حقیر کو حاصل ہوئی ہے۔ اشاعت کے لیے اہل خلوص کے جذبۂ صادق کا انتظار ہے۔

آخری آرام گاہ:

حضرت شیخ نجم الدین کبریٰؒ تاتاریوں کے ایک فتنہ کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوگئے۔تاریخ شہادت کتابوں میں یوں مرقوم ہے 10 جمادی الاول 618ھ برابر 13 جون 1226ء۔آپ کی زیارت گاہ جرجان میں مرجع خلائق بنی ہوئی ہے۔ جرجان آج کل روس کی آزاد ریاست ازبکستان کا مشہور شہر ہے۔اسے گرگان بھی کہا جاتا ہے۔

مراجع ومصادر:

۱: فوائح الجمال وفواتح الجلال (نجم الدین کبریٰؒ)
۲: اقرب الطرق الی اللہ (نجم الدین کبریٰؒ)
۳: السائر الحائر (نجم الدین کبریٰؒ)
۴: الھائم الخائف عن لومۃ احلائم (نجم الدین کبریٰؒ)
۵: جواہر الاسرار (نجم الدین کبریٰؒ)
۶: طرائق الحقائق (معصوم علیشاہ شیرازی)
۷: روضات الجنان جنات الجنان (حسین کربلائی)
۸: تذکرۃ الاولیاء ہند (مرزا حسین)
۹: بہار ادب فارسی (مولوی ہادی علی)
۱۰: تحفۃ الاحباب (محمد علی کشمیری)
۱۱: خذینۃ الاصفیاء (مولوی غلام رسول لاہوری)
۱۲: مجالس المومنین (محمود شبیری)
۱۳: دعوات صوفیہ نوربخشیہ اردو (علامہ محمد بشیر)
۱۴: کتاب نجم الدین کبریٰ (مسودہ) (شکور علی انور)
۱۵: فوائح الجمال فواتح الجلال اردو (مسودہ) (شکور علی انور)
۱۶: نفحات الانس (عبدالرحمن جامیؒ)
۱۷: ریاض السیاحہ (حاج شیروانی)

تعارف صوفیہ نوربخشیہ

دنوں کی تاثیر

م ش کوروی

باری تعالی نے ہر چیز کے اندر کوئی نہ کوئی خاصیت اور تاثیر مخفی رکھی ہوئی ہے۔ اس لیے حق تعالی نے کائنات کی تخلیق میں بھی سات دنوں کی مدت کو برقرار رکھا۔ پھل، پھول، جڑی بوٹی، شجر و حجر، آب و ہوا، آگ، مٹی، رات دن، صبح و شام، مشرق و مغرب، شمال جنوب، اطراف اکناب، شمس وقمر، آسمان زمین، خشکی و دریا، زمین میں رینگنے والے حشرات، چلنے والے چوپائے اور ہوا میں اڑنے والے پرندے اور سمندر میں بسنے والے جانور، نوری ناری مخلوق، خاکی صفت انسان اور پھر انسانوں اور چوپایوں کی تمیز اور فرق، ہر چیز کے اندر غور و فکر، منفعت و مضرت کے مختلف زاویے انسان کو ان کے حقائق اور ان کے نفع و نقصان کو معلوم کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ گردش لیل و نہار، موسموں کی تبدیلی اور ان کے مختلف اثرات، پھلوں کے انواع اور ان کے مختلف ذائقے کوئی کھٹا کوئی میٹھا کوئی لذیذ کوئی نیم کڑوا گویا ہر ہر چیز پر جتنی گہرائی اور گیرائی کے ساتھ غور کریں تو ان میں خدا کی حکمت و کرشمہ سازی کے دامنے ابھرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ باری تعالی کا ارشاد ہے کہ: اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (سورۃ ال عمران، ۱۹۱)

ترجمہ: بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے اور دن رات کے آنے جانے میں ان عقلمندوں کے لیے قدرت کی نشانیاں ہیں۔ جو کھڑے کھڑے، بیٹھے بیٹھے اور پہلوؤں پر لیٹ کر بھی اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے کے بار میں غور و فکر کرتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! تو نے اس کو بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ تو پاک ہے۔ ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ اور کتاب سنن الھدیٰ اور سفر السعادۃ میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ہر مہینہ میں سات دن نحس ہیں۔

نیک و بد کی تمیز:

نیک و بد کی تمیز انسانی فطرت کا خاصہ ہے اس کا انکار فطرت و تخلیق الٰہی کی کرشمہ سازی اور اس کی حقیقتوں سے انکار کے مترادف ہیں۔ قوانین حیات فطرت کے لازمہ اصول ہیں۔ کہ انسان ہر چیز کی اچھی، بھلی، بری، بدی میں موجود نفع و نقصان کی تمیز کرے۔ یہی تعلیم فطرت ہے۔ انسانی فطرت اور پیدائش تقاضا کرتی ہے کہ وہ ہر اچھی چیز کو پسند کرے چنانچہ اللہ تعالی نے سورۃ العادیات میں نازل فرمایا۔ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ اور یقیناً اچھی چیزوں کو شدت سے پسند کرتا ہے۔

چنانچہ انسان مصائب و آرام، تکلیف و مشقت اور عسرت و تنگی کو اتنا پسند نہیں کرتا جتنا خوشی و عشرت، آرام و راحت، سہولت و آسائش اور سبط و کشاد کو پسند کرتا ہے۔ اس لیے اللہ تعالی نے بھی بندوں کو ہر اچھی اور ہر خوبصورت راحت والی چیزوں کو اپنانے کی تلقین کی ہے۔ اور ان کو اپنانے کی بدولت اجر و ثواب کے مستحق ٹھہریں گے۔ فرمان الٰہی یوں ہے کہ: وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ (سورۃ البقرہ ۱۱۰)

ترجمہ: اور جو کچھ تم بھلائی اور تم اپنے لیے آگے بھیجو گے سب کچھ اللہ کے ہاں پالو گے۔ اللہ تعالی تمہارے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔

یعنی اس میں، دین و دنیا اور انسان کی اپنی ذات سے متعلق ہر بھلائی شامل ہے۔ جس سے وہ نفع کمانے کے قابل ہو جاتا ہے۔

باقی صفحہ نمبر 8 پر

عبادات

فضائل و مسائل طہارت

مولانا شکور علی انور

طہارت کا وسیع مفہوم:

شریعتِ اسلامیہ جسم، لباس اور مکان کی پاکی کے بغیر نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دیتی۔ ظاہری صفائی کے فوائد کے پیشِ نظر وضو اور غسل کے عملی احکام وضع کیے ہیں اور اس کی پابندی کی تاکید کی ہے بلکہ عبادات وتلاوت کی قبولیت کے لیے طہارت ہونا لازمی شرط ہے۔

عرب کے جاہل صفائی اور پاکیزگی کے فوائد وفضائل سے نابلد تھے۔ اسلام نے جہاں انسان کو شرک و جہالت کے تاریک گڑھے سے نکالنے کی روشن تعلیمات پیش کیں۔ وہاں انسان کی فوز و علاج کے تمام راستوں کی ہدایت بھی کی ہے۔ یہاں تک کہ عرب کے قبائل حقائق ومعارف اور مذہبی اقدار سے آشنا کر کے ایک متمدن اور مہذب قوموں کی فہرست میں شامل کر دیا یعنی ایمان وایقان کے ساتھ ساتھ علم وعرفان سے بہرہ مند کر دیا۔ قرآن مجید میں طہارت کا حکم نازل ہوا ہے۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ (سورہ مدثر آیت ۴-۵)

ترجمہ: اے پیارے رسولؐ! اپنے لباس کو صاف رکھو اور ناپاکی کو دور کر دو۔

تمام مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ فَطَهِّرْ سے مراد کپڑوں کو میل کچیل اور گندگیوں سے صاف کرنا ہے اور رُجْزَ سے مراد تمام جسم کی غلاظتوں اور گناہ وعصیان سے کنارہ کش ہو کر تقویٰ حاصل کرنا ہے۔ مفسرین کے ہاں اس کا وسیع مفہوم ہے یعنی انسان جب سیاہ کاریوں سے الگ ہے تو ہر کپڑے میں وہ حسین ہے اور یہ مطلب بھی ہے کہ غیر ضروری (بدزیب) لباس نہ پہنو، اپنے کپڑوں کو معصیت سے آلودہ نہ کرو۔ کپڑے پاک صاف رکھو، میل کو دھو ڈالو، مشرکوں کی طرح اپنا لباس ناپاک نہ رکھو۔ (تفسیر ابن کثیر، ص ۶۸، ج ۵)

ثیاب کے اصلی اور حقیقی معنی کپڑے کے ہیں۔ مجازی طور پر عمل کو بھی ثوب اور لباس کہا جاتا ہے، قلب اور نفس کو بھی، خلق اور دین کو بھی، انسان کے جسم کو بھی لباس سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جس کے شواہد قرآن اور محاورات عرب میں بکثرت ملتے ہیں۔ اس آیت میں مفسرین سے بھی معنی منقول ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ یہ کوئی تضاد اور اختلاف نہیں اور اس حکم کے معنی یہ ہیں کہ اپنے کپڑوں اور جسم کو ظاہری ناپاکیوں سے پاک صاف رکھے۔ قلب اور نفس کو باطل عقائد و خیالات سے اور اخلاق رذیلہ سے پاک رکھے۔ تفسیر مظہری سے نقل ہے یہ تطہیر ثوب کا حکم نماز کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ تمام حالات میں عام ہے۔ اس لیے فقہائے کرام نے فرمایا ہے کہ نماز کے علاوہ کسی مجبوری کے بغیر جسم کو ناپاک رکھنا یا ناپاک کپڑے پہنے رکھنا یا ناپاک جگہ میں بیٹھے رہنا جائز نہیں اور ضرورت (مجبوری) کے اوقات مستثنیٰ ہیں۔

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ کے مطلب کے بارے میں تمام آئمہ، مفسرین مجاہد، عکرمہ، قتادہ، زہری اور ابن زید وغیرہ نے رجز کے معنی بتوں کو قرار دیے ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ کی ایک روایت میں اس سے مراد ہر گناہ اور معصیت ہے گویا حکم یہ ہے کہ گناہ اور معصیت کو چھوڑے۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پہلے سے ہی سب کو چھوڑے ہوئے تھے۔ آپ کو اس کا حکم ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ بھی ان چیزوں سے دور رہیں۔

درحقیقت یہ حکم امت کے لیے تعلیم ہے جو غایت تاکید کے لیے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے دیا تاکہ وہ سمجھے کہ جب پیغمبر معصوم ہوتے ہوئے بھی ان کو یہ حکم ہوا ہے تو عام مسلمان کو اس حکم کا کیسا اہتمام کرنا چاہیے۔ (معارف القرآن، ص ۶۱۲، ج ۸)

مندرجہ بالا مفسرین کرام کے مظہرات کی روشنی میں طہارت اسلامی کا وسیع مفہوم پایا جاتا ہے۔ حضرت امام محمد غزالیؒ نے اسلام کے فلسفہ طہارت کو بہت وسیع مفہوم میں پیش کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ نظافت و پاکی کا تعلق محض بدن اور کپڑوں سے نہیں بلکہ حقیقت میں اس کے چار درجے پائے جاتے ہیں:

پہلا درجہ تو باطن کو ماسوئی اللہ سے پاک کرنا ہے۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ جب دل ماسوئی اللہ سے پاک ہوگا تب ہی وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مشغول اور مستغرق ہوگا اور یہی کلمہ طیبہ لاالہ الا اللہ کی تحقیق ہے۔

صدیقین کا درجہ کمال ایمان و تصدیق ہے۔ ماسوئی اللہ سے پاک ہونا ایمان کا نصف حصہ ہے یعنی ایمان قالب ہے اور طہارت جان ہے۔ جب تک دل ماسوئی اللہ سے پاک نہ ہوگا وہ یاد حق سے آراستہ ہونے کے قابل نہ ہوگا۔

دوسرا درجہ حسد، تکبر، ریا، حرص، عداوت اور رعونت وغیرہ جیسے اخلاق رذیلہ سے دل کو پاک کرنا ہے تاکہ تواضع، قناعت، توبہ، صبر، خوف، رجا اور محبت وغیرہ جیسے اچھے اخلاق سے وہ آراستہ ہو جائے۔ یہ متقی لوگوں کے ایمان کا درجہ ہے اور ناپسندیدہ اخلاق سے دل کو پاک کرنا نصف ایمان ہے۔

تیسرا درجہ غیبت، جھوٹ، لقمہ حرام، خیانت، نامحرم کو دیکھنا اور اس قسم کے گناہوں سے اعضاء جوارح یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ کو پاک رکھنا تاکہ یہ اعضا تمام کاموں میں فرمانبرداری اور ادب سے آراستہ ہو جائیں۔ یہ زاہدوں کے ایمان کا درجہ ہے۔ جوارح کو تمام قصور سے پاک رکھنا نصف ایمان ہے۔

چوتھا درجہ کپڑے اور بدن کو نجاست سے پاک رکھنا ہے تاکہ یہ رکوع سجود وغیرہ ارکان نماز سے آراستہ ہو جائیں۔ یہ عام مسلمانوں کی طہارت کا درجہ ہے۔ اس لیے مسلمان اور کافر میں نماز ہی فرق کرنے والی چیز ہے اور یہ طہارت نصف ایمان ہے۔

معلوم ہوا کہ ایمان کے چاروں درجوں پر پاکی نصف ایمان ہے اور چونکہ پاکی نصف اول ہے۔ اس درجہ سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بنی الدین علی النظافۃ۔ ''دین نظافت کی بنیادوں پر قائم ہے۔'' تو بدن اور کپڑے کی طہارت اور پاکیزگی کی طرف تو سب لوگ متوجہ ہوں اور اس کے لیے سبھی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ آخری اور ادنیٰ درجہ کی پاکی ہے۔ اس میں توجہ کی وجہ یہ ہے کہ یہ آسان ہے باقیوں کی نسبت۔ اس سے نفس بھی خوش ہوتا ہے اور آرام بھی محسوس کرتا ہے اور دوسرے لوگ بھی اس ظاہری پاکی کو دیکھتے ہیں اور اسی سے اس کے زہد اور پارسائی کا چرچا ہوتا ہے۔ اس لیے لوگوں کو یہ آسان معلوم ہوتا ہے لیکن جہاں تک حسد، کبیر، ریا، حب دنیا سے دل کو پاک کرنے اور بدن کو گناہوں سے صاف کرنے کا تعلق ہے اس میں نفس کا کچھ حصہ نہیں۔ نفس کو سرور نہیں ملتا ہے نہ ہی مخلوق کی نگاہ پڑتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ عام لوگ نہیں دیکھ سکتے۔ اس لیے لوگ اس طرف کم توجہ دیتے ہیں۔ ظاہری طہارت اگرچہ آخری درجہ کی طہارت ہے مگر پھر بھی اس کی بڑی فضیلت ہے۔ (کیمیائے سعادت ص ۹۷)

اس لحاظ سے صوفیائے کرام کے اپنے اپنے مخصوص مظہرات اور بیانات ملتے ہیں۔ شیخ محمد غزالی کے ان مندرجات بالا کا مطلب یہ ہے کہ ان کھلی باتوں سے ارباب بصیرت نے معلوم کیا کہ باطن قلب کی پاکیزگی، جسمانی پاکیزگی سے کہیں زیادہ اہم ہے کیونکہ جب آنحضرتؐ نے اس حقیقت کا اعلان فرمایا ہے کہ پاکیزگی نصف ایمان ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ پانی سے اعضاء و جوارح کو دھونا اور پاک صاف کرنا چاہیے مگر قلب و باطن کو بدستور غلاظتوں اور معنوی تعفن سے آلودہ رہنے دیا جائے اور اس کا پاکیزگی اور صفائی کا کوئی اہتمام نہ کیا جائے۔ شریعت مطہرہ کے بارے میں ایسا گمان کرنا ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ: قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ۝ (الانعام آیت ۹۱) ''فرما دیجیے کہ (خدا ہی پر چھوڑ دو) جو بے ہودہ بکتے اور اس میں کھیلتے رہتے ہیں۔''

باقی صفحہ نمبر 33 پر

اسلامیات

زکوٰۃ اور اس کی معاشی اہمیت

محمد علی، باقرپی گون خپلو

زکوٰۃ کے معنی و مفہوم:

زکوٰۃ کے معنی ہیں۔ پاک کرنا، پاک ہونا، نشوونما پانا، بڑھنا وغیرہ۔ دینی اصطلاح میں زکوٰۃ سے مراد مال کا وہ مقررہ حصہ ہے جو صاحب نصاب ایک سال کے اختتام پر اپنے مال میں سے اللہ کی راہ میں دیتے ہیں۔ جن میں زرعی پیداوار، کاروباری پیداوار اور حیوانی پیداوار شامل ہیں۔ ایک مومن کا یہ پختہ عقیدہ ہوتا ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے سے اس کا مال بندے کے لیے حلال اور پاک ہو جاتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے بظاہر مال میں تھوڑی سی کمی واقع ہوتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرماتا ہے۔ اسی مفہوم کو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان کیا ہے۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيهِمْ بِهَا (التوبہ ۱۰۳)

اے رسولؐ! ان کے مال میں سے صدقہ (زکوٰۃ) لے لیجیے تاکہ اس کے ذریعے آپ ان کے اموال کو پاک فرمائیں اور ان میں برکت عطا فرمائیں۔

زکوٰۃ کی معاشی اہمیت:

زکوٰۃ کو اسلام میں بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے کیونکہ زکوٰۃ کی وجہ سے ایک طرف زکوٰۃ ادا کرنے والے کا مال پاک وصاف ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرماتا ہے تو دوسری طرف زکوٰۃ کی وجہ سے غریبوں کی قوتِ خرید میں اضافہ ہوتا ہے اگر لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کریں تو اسلامی حکومت قانونی طریقوں سے زکوٰۃ وصول کرتی ہے۔ اور ادائیگی زکوٰۃ کے منکرین کو سخت سزا دیتی ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کسی صورت درست نہیں۔ اسلامی معاشی نظام میں زکوٰۃ معاشی فلاح و بہبود اور تخفیف غربت کا سب سے بہترین ذریعہ ہے۔

اسلامی نظام معیشت کی بنیاد ہی زکوٰۃ ہے اور اسلام دولت کو کسی ایک جگہ پر سمیٹ کے رکھنے کے سخت خلاف ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت دی ہے ان کو چاہیے کہ اس کو سمیٹ کر نہ رکھیں بلکہ بہترین طریقے سے خرچ کریں اور خرچ کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنی دولت کو ایسے کاموں میں لگائیں جن سے معاشرے کے دوسرے ضرورت مند بھی فائدہ حاصل کر سکیں اور جو لوگ دولت کے ہوتے ہوئے بھی اپنی افتادِ طبع کی وجہ سے روپیہ جوڑنے اور مال سمیٹنے کے عادی ہیں یا جن کے پاس ہر سال کسی نہ کسی طریقے سے دولت جمع ہوتی ہے۔ ان کے مال میں سے بھی ایک حصہ معاشرے کی فلاح و بہبود کے لیے نکلوایا جائے اور اسی کا نام زکوٰۃ ہے۔

زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم رکن ہونے کے ساتھ ساتھ خالص مالی عبادت بھی ہے۔ جس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں بیش تر مقامات پر کہیں ترغیبی انداز میں اور کہیں عذاب کی وعید سناتے ہوئے زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ سورہ البقرہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِى الصَّدَقٰتِ　(سورہ البقرہ)

'اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔' یعنی صدقہ نکالنے پر باقی ماندہ دولت میں برکت عطا فرماتا ہے۔ سورہ اعراف میں فرماتا ہے۔

فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ٥　(سورہ الاعراف ۱۵۶)

سو میں اپنی رحمت ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو تقویٰ اختیار کرتے

اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور ساتھ ہی ہماری آیات پر ایمان بھی رکھتے ہیں۔

قرآن نے زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم جا بجا دلکش انداز اور دلنشین پیرائے میں دیا ہے۔ کہیں براہ راست زکوٰۃ کی اصطلاح استعمال فرمائی کہیں انفاق فی سبیل اللہ کہیں صدقات اور کہیں ایتاء (دینا، عطیہ کرنا) اور غیرہ کے الفاظ آئے ہیں اور کہیں اکناز (مال جمع کرنا اور صدقات و زکوٰۃ ادا نہ کرنا) او بخل وغیرہ کی مذمت فرما کر عذاب آخرت کی وعید سنائی ہے۔ سورہ البقرہ میں فرماتا ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ (سورہ البقرہ ۲۶۱)

ان کی مثال جو اپنے مالوں کو زکوٰۃ کی شکل میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں وہ اس دانے کی مانند ہے جو زمین میں بو دیا جائے تو اس کی سات بالیاں نکلتی ہیں اور ہر بالی میں سو سو دانے ہوتے ہیں اللہ جس کے لیے چاہے دو چند عطا فرماتا ہے۔

زکوٰۃ ضرورت مندوں کی اعانت کا بہترین ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ مسلم معاشرے کا کوئی بھی ضرورت مند شخص معذور ہو یا اپاہج، یتیم ہو یا مسکین، بیوہ ہو یا رنڈوا۔ بے روزگار ہو یا مسافر، ضروریات زندگی سے محروم نہ رہے۔ دنیا میں دو طبقے نمایاں ہیں ایک دولت مند طبقہ جو عیش و آرام میں غرق ہے۔ دوسرا غریب طبقہ جو نان شبینہ کا بھی محتاج ہے۔ اسلام نے ان دونوں کے بیچ موجود خلیج کو کم کرنے کی خاطر زکوٰۃ فرض کی ہے۔ اس نظام کی رو سے صاحب نصاب اپنی مال کا ڈھائی فیصد بطور زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ گویا امیر طبقے سے دولت کا کچھ حصہ نکل کر غریب طبقے کے ہاتھ آتا ہے اور وہ اپنی روزی روٹی کا بندوبست کر لیتے ہیں۔ گویا زکوٰۃ ایک ایسی نہر کی مانند ہے جو بھرے ہوئے تالاب میں سے نکلتا ہے اور سوکھے کھیتوں کو سرسبز و شاداب بناتا ہے اور تالاب خشک نہیں ہوتا۔ اسلام کے خزانہ آب کا یہ قاعدہ ہے کہ جس کے پاس ضرورت سے زیادہ پانی ہو وہ اس میں لا کر ڈال دے اور جس کو پانی کی ضرورت ہو وہ اس میں سے لے لے۔ زکوٰۃ کے باعث دولت چند لوگوں کے ہاتھوں میں سمٹ کر نہیں رہ جاتی کیونکہ حکومت کو جبری زکوٰۃ وصول کرنے کا وسیع اختیار حاصل ہوتا ہے۔ زکوٰۃ معاشرے سے بے روزگاری ختم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے کیونکہ زکوٰۃ سے ہنرمند اپنی جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں سے استفادہ حاصل کرتے ہیں۔

نصاب زکوٰۃ:

وہ کم سے کم مالیت یا مقدار جس کا مالک بن جانے سے زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے اسے نصاب کہتے ہیں۔ قابل زکوٰۃ مال کو دو اقسام ہیں۔

۱: ظاہری مال: وہ مال جو چھپا کر نہ رکھی جا سکے۔ جیسے کھیتی، گائے، بکری وغیرہ۔

۲: باطنی مال: وہ مال جسے پوشیدہ رکھا جا سکے۔ جیسے سونا، چاندی، سامان تجارت وغیرہ

حیوانات میں اونٹ، گائے اور بھیڑ بکری پر زکوٰۃ واجب ہے۔ نباتات میں گندم، جو، کھجور اور کشمش، معدنیات میں سونا اور چاندی پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اسی طرح مال کا چالیسواں حصہ (ڈھائی فیصد) زکوٰۃ میں دینا چاہیے۔ اسی طرح ساڑھے سات تولہ سونا اور باون تولہ چاندی پر زکوٰۃ فرض ہے۔

مصارف زکوٰۃ:

قرآن مجید کی رو سے زکوٰۃ کے مستحقین یہ ہیں۔

۱) فقراء ۲) مساکین ۳) کارکن (زکوٰۃ کی وصولی پر متعین عملہ) ۴) مولفۃ القلوب (جن لوگوں نے حال ہی میں اسلام قبول کیا ہو ۵) غلامی سے نجات ۶) مقروض ۷) فی سبیل اللہ ۸) مسافر (سفر کی تنگدستی کا شکار ہونے والا)

زکوٰۃ کی افادیت کے بارے میں حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: اگر لوگ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرتے تو کوئی مسلمان فقیر اور محتاج نہ رہتا۔

اخلاقیات

چھوٹی بڑی برائیاں

رضیہ پروین، البنات سکردو

روزمرہ زندگی میں ہم سے کئی ایسے افعال سرزد ہوتے ہیں۔ جنہیں ہم گناہ نہیں سمجھتے حالانکہ وہ گناہ ہوتے ہیں۔ لیکن ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ چھوٹے چھوٹے گناہ بھی سخت عذاب کا باعث ہیں۔ جس طرح بارش کے چھوٹے چھوٹے قطرات مل کر دریا بنتا ہے اسی طرح چھوٹے چھوٹے گناہ مل کر سمندر بن جاتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ان چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بچ کر رہیں۔ حضرت علی علیہ السلام کا قول ہے۔ ''سب سے بڑا گناہ وہ ہے جسے چھوٹا سمجھ کر کیا جائے''۔ حضرت علیؑ کا ایک اور قول ہے۔ ''گناہوں پر نادم ہونا ان کو مٹا دیتا ہے''۔ دنیا میں اگر کوئی چیز رونے کے قابل ہے تو خدا کی نافرمانی اور گناہ ہے۔ رونا گناہ کا کفارہ ہے، رحمت اور مغفرت کی دلیل ہے۔'' ذیل میں ہم چند چھوٹے بڑے گناہوں کا جائزہ لیتے ہیں تاکہ ہم ان گناہوں سے اپنے آپ کو بچا کر پاکیزہ زندگی بسر کریں:

ا۔ والدین کی نافرمانی:

والدین کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں۔ ماں اپنی اولاد کے لیے مشقتیں برداشت کرتی ہے تو باپ اپنی اولاد کی خاطر آرام و سکون چھوڑ کر رزق حلال کماتا ہے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا ''کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا ہے''۔

قرآن مجید میں والدین کے اچھا سلوک کا حکم:

وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا۔

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ تم صرف خدا کی عبادت کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو۔ (سورہ البقرہ ۸۳)

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا

اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور اس کی عبادت کریں اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کریں۔ (سورہ النساء ۳۶)

وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا

اور تیرے رب نے فیصلہ کیا کہ سوائے اس کے کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ (سورہ بنی اسرائیل ۲۳)

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ اِحْسَانًا. حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا.

اور ہم نے انسان کو تاکید کی کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرے اس کی ماں نے اس کو تکلیف کے ساتھ پیٹ میں رکھا اور تکلیف کے ساتھ جنا۔ (سورہ احقاف ۱۵)

فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْ هُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا۔

تو انہیں اُف تک نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو اور ان کے ساتھ ادب سے بات کرو۔

ہمیں چاہیے کہ ہم جتنا ہو سکے والدین کی خدمت کریں اور ان کو ہمیشہ خوش رکھیں اور ان سے دعائیں لیتے رہیں اور ہمیشہ ان الفاظ میں ان کے حق میں دعا کریں۔ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا۔ اے میرے پروردگار ان دونوں پر رحم فرما جس طرح انہوں نے میرے بچپن میں مجھے پالا۔ ان کے ساتھ ادب اور نرمی کے ساتھ گفتگو کریں۔ ہمیشہ ان کے لیے دعائے مغفرت اور ان کے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنا چاہیے۔ والدین کے لیے مغفرت کی دعا کرنا حضرت ابراہیمؑ کی سنت ہے۔ جس طرح حضرت ابراہیمؑ نے اپنے والدین کے حق میں کیا ہے۔ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ۔ اے میرے پروردگار مجھے اور میرے والدین کو بخشش دے۔

۲۔ جھوٹ:

جھوٹ نہ صرف خود ایک برائی ہے بلکہ دوسری بہت سی اخلاقی برائیوں کا سبب بھی بنتا ہے۔ اسلام میں جھوٹ بولنے کی سختی سے مذمت کی گئی ہے۔ جھوٹ بولنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی لعنت کا مستحق ٹھہرایا گیا۔ قرآن مجید میں اللہ فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِىۡ مَنۡ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝ (سورہ الزمر۔۳)

اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا اس کو جو جھوٹا اور حق نہ ماننے والا ہو۔

رسول اللہؐ نے فرمایا۔ لوگو! سچ بولا کرو اس لیے کہ سچ بولنا نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ جھوٹ سے بچو۔ اس لیے کہ جھوٹ بولنا بدی کی راہ دکھاتا ہے اور بدی دوزخ میں لے جاتی ہے۔ ایک اور جگہ فرمایا۔ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتے اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور چلے جاتے ہیں۔ ایک اور جگہ سرکار دو عالمؐ نے ارشاد فرمایا ہے:

اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ وَالْکِذْبُ یُهْلِکُ۔

سچائی انسان کو نجات دلاتی ہے اور جھوٹ اسے ہلاک کر ڈالتا ہے۔

آج کل ہماری عادت سی بن گئی ہے کہ ہم دوسروں کو بے وقوف بنانے کے لیے، ان کا مذاق اڑانے کے لیے، دوسروں کو ہنسانے کے لیے، اپنی غلطی کو چھپانے کے لیے دن میں کئی مرتبہ جھوٹ بولتے ہیں۔ اس پر ہمیں شرم محسوس نہیں ہوتی کیونکہ ہم جھوٹ کو معمولی گناہ سمجھتے ہیں۔ آج کل ہم دوسروں کے سامنے جھوٹ بول کر فخر محسوس کرتے ہیں کہ ہم نے دوسروں کو اُلو بنایا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اس برائی کو جڑ سے اکھاڑ دیں اور کبھی جھوٹ نہ بولیں۔ یہاں تک کہ مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولیں۔

۳۔ حسد:

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔

حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو۔

حسد یہ ہے کہ کسی کو خوش حال اور پرسکون دیکھ کر حسد انسان کو بے چین کر دیتا ہے۔ حسد ایسی بیماری ہے جس میں انسان دوسرے کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا بلکہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ حاسد اپنی ہی بھڑکائی ہوئی آگ میں خود ہی جلتا رہتا ہے۔ حاسد کے دل میں سوائے نفرت اور جلن کے کوئی شریفانہ جذبہ نہیں پاسکتا ہے۔ حاسد لوگوں کی نیک نامی اور خوشحالی کو ذلت وخواری میں بدلتے دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ اس کے لیے ہر حربہ استعمال کرتا ہے۔ پس ایک نہ ایک دن وہ معاشرے کی نظر میں ذلیل ہو کر رہتا ہے۔ حسد دل کی سب سے بڑی بیماری ہے اگر ہم خوش وخرم زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ دوسروں کو دیکھ کر حسد کرنے کے بجائے خود دوسروں سے بہتر بننے کی کوشش کریں۔ حضورؐ کا فرمان ہے: 'آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کرو۔ یہ وہ چیز ہے جس نے قابیل سے ہابیل کو قتل کرادیا۔'

۴۔ دوسروں کو حقیر سمجھنا:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کے برا ہونے کے لیے کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے اور اپنے آپ کو بڑا جانے۔ نیز فرمایا کسی دوسرے مسلمان کی تذلیل نہ کرو ہوسکتا ہے وہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہو۔ ہر انسان کی عزت معاشرے میں بحیثیت ایک مسلمان اور انسان سمجھ کر کرنی چاہیے کہ ہم کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے کسی کا دل ٹوٹ جائے کیونکہ کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ دل توڑنا ہے۔ لیکن آج کل ہمارے معاشرے میں یہ بات عام ہوچکی ہے کہ ہر کوئی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اور قیمتی اور باریک لباس صرف اس لیے پہنتا ہے کہ وہ دوسروں سے برتر نظر آئے جو کہ شریعت میں ممنوع ہے۔

الفقہ الاحوط میں شاہ سید محمد نوربخش نوراللہ مرقدہ فرماتے ہیں سونے، چاندی اور قیمتی جواہرات کا استعمال زیب وزینت، دکھاوا، کثرت مال پر فخر کی غرض سے ہو تو حرام ہے اگر شریف خاصیتوں میں کسی شریف خاصیت کے پیش نظر ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

۵۔غیبت:

دوسروں کی پیٹھ پیچھے برائی کرنا پست ترین صفت ہے۔ جو صفات انسان میں پائی جاتی ہے لیکن ان کو دوسروں کے سامنے بیان کرنے سے وہ ناراض ہوتا ہے تو اس کو غیبت کہتے ہیں۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے غیبت سے منع کیا ہے اور اس کو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ۔

دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے یقیناً تم اسے برا سمجھو گے تو اللہ سے ڈرو۔

رسول اللہؐ نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا ذکر اس طرح کرے جو اسے ناگوار ہو۔صحابی نے پوچھا اگر میرے بھائی میں وہ بات پائی جاتی ہے جو میں کہہ رہا ہوں تو اس صورت میں کیا خیال ہے؟ فرمایا اگر اس میں وہ بات پائی جاتی ہو تو تونے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں وہ بات نہ پائی جاتی ہو تو تونے اس پر بہتان لگایا۔اس کا گناہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔

۶۔بدزبانی اور فحش کلامی:

اللہ کے نزدیک قیامت کے دن سب سے برا شخص وہ ہوگا جس کی بدزبانی کی وجہ سے لوگ اس کو چھوڑ دیں۔ بدزبان آدمی سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔اس سے ملنا جلنا اور مصیبت کے وقت ساتھ دینا چھوڑ دیتے ہیں۔ مسلمان بدزبانی فحش کلامی نہیں کرتا۔ایک مسلمان نہ تو دوسرے مسلمان سے لڑتا ہے اور نہ اسے گالی دیتا ہے۔دوسرے مسلمان بھائی کو گالی دینا فسق ہے لیکن آج کل ہماری عادت بن گئی ہے کہ ہم اپنے دوستوں کو گالی دیتے یا برے نام سے پکارتے ہیں۔ اگر کوئی ہمیں گالی دے تب بھی ہمیں گالی کے جواب میں گالی نہیں دینی چاہیے بلکہ خاموشی اختیار کرنی چاہیے۔

۷۔غصہ:

غصہ ہمیشہ حماقت سے شروع ہو کر ندامت پر ختم ہوتی ہے۔

غصہ اگرچہ شیر نہیں لیکن شیر سے زیادہ خطرناک ہے کیونکہ غصے کی حالت میں انسان اپنے ہوش و حواس میں نہیں رہتا۔ اس لیے وہ صحیح قدم اٹھانے سے محروم ہوتا ہے۔ حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا۔ غصہ نہ کرو یہ ایمان کو بگاڑ دیتا ہے۔نیز فرمایا غصہ کو پی جانے والے سے اللہ عذاب اٹھالیتا ہے۔ جو شخص تم سے برائی کرے۔اس کے ساتھ نیکی کرو کیونکہ اس سے بڑھ کر کوئی چیز اللہ کے قرب کا ذریعہ نہیں اگر یہ نہ ہو سکے تو معاف کر دو جو شخص اپنے اختیار سے غصہ پی جائے اور بدلے کی طاقت رکھتے ہوئے معاف کرے اسے قیامت کے دن اس کی پسندیدہ حور عطا کی جائے گی۔

۸۔قطع تعلق کرنا:

اسلام نے صلہ رحمی کو فرض ٹھہرایا اور قطع رحمی کو فسق یعنی گمراہی قرار دیا ہے۔ حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا کسی مسلمان کے لیے یہ بات حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ ناراض ہو کر چھوڑ دے ۔ دونوں میں ایک تو اپنا منہ ادھر کرے اور دوسرا ادھر پھیرے۔ان دونوں میں سے بہتر وہ شخص ہے جو سلام میں پہل کرے اگر دوسرا فرد سلام کا جواب نہ دے اور بدستور ناراض رہے تو پہلا جس نے سلام میں پہل کی تھی وہ گناہ سے بری ہو جائے گا۔ آج کل ہم چھوٹی چھوٹی باتوں کو وجہ بنا کر ایک دوسرے سے ناراض ہو جاتے ہیں اور یہ ناراضی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم دوسروں کی غلطیوں کو نظر انداز کریں اگر کوئی ہم سے معافی مانگے تو اس کو معاف کریں کیونکہ کسی کی غلطی معاف نہ کرنے کو حضور نبی اکرمؐ نے اتنا گناہ قرار دیا ہے جتنا کسی سے ناجائز محصول وصول کرنے پر ہوتا ہے۔

آخر میں میری دعا ہے کہ اے مالک ارض وسما! اے مولا! ہم سب کو ان برائیوں سے محفوظ رکھیں۔ آمین

تعارف و تبصرہ کتب

کشف الحقیقت کی حقیقت

غلام حسن نوربخش

کشف الحقیقت کی حقیقت:

کشف الحقیقت کے نام سے 6 جلدوں پر مشتمل ایک ضخیم فارسی منظوم کتاب 1345ھ مطابق 1304 شمسی 1927 عیسوی سے نوربخشیوں کے ہاں موجود ہے کتاب مثنوی مولانا روم کی وزن پر ہے یہ ایران سے چھپی ہے کتاب پر ناشر نے میر سید محمد نوربخشؒ کا نام بطور مصنف شاعر درج کر دیا ہے اور ہمارے علماء نے بے سوچ سمجھے اسے قبول کرلیا ہے حالانکہ اس کتاب کا سید محمد نوربخشؒ سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے آیئے ذیل میں ہم اس کا جائزہ لیتے ہیں۔

تاریخی حقائق:

1۔ میر سید محمد نوربخشؒ کا جن تذکروں میں ذکر ہے اور آپ کی تصنیفات سے حوالے ہیں اُن میں سے کسی کتاب میں بھی کشف الحقیقت نامی کسی کتاب کا ذکر نہیں ہے ہاں البتہ تحفۃ الاحباب میں آپ کی تصنیف کشف الحقائق کا نام درج ہے اور اس سے ایک اقتباس نقل ہے اس کتاب کا فارسی متن اور اردو ترجمہ دونوں میں نے شائع کر دیا ہے۔

2۔ کتاب کی آخری جلد پر شاعر نے کتاب منظوم کرنے کی تاریخ دی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کتاب میر سید محمد نوربخشؒ کی وفات 869ھ کے 186 سال بعد کی تصنیف ہے۔

پنج پنجه بود افزون از هزار
کاین ششم جنت شداز غیب آشکارا

یعنی ایک ہزار پر مزید پچپن سال گزر چکے تھے کہ یہ چھٹی جنت غیب سے برآمد ہوئی۔ یعنی چھٹی جنت کی تاریخ تصنیف 1055 ہجری ہے۔

3۔ حال ہی میں شرح گلشن راز از شیخ محمد لاہیجی نوربخشی کا جدید ایڈیشن شائع ہوا ہے اس کے مصحح جناب محمد رضا خالقی نے اس کتاب کے مقدمے میں اس کتاب کے میر سید محمد نوربخشؒ سے انتساب کو غلط قرار دیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ واما مثنوی کشف الحقیقت که به نام نوربخش چاپ شده است از او نیست یعنی مثنوی کشف الحقیقت جو نوربخشؒ کے نام سے شائع ہوگئی ہے وہ ان کی نہیں۲۔

4۔ ڈاکٹر اسد اللہ مصطفوی نے میر سید علی ہمدانیؒ کے رسالہ درویشیہ کو نفس شناسی از میر سید محمد نوربخشؒ کے نام سے ایران سے شائع کیا وہ بھی کشف الحقیقت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میر سید محمد نوربخشؒ کی نہیں۳۔ پس ثابت ہوا کہ یہ کتاب سید محمد نوربخشؒ کی نہیں۔

کتاب کا نام:۔

کیا اس کتاب کا نام کشف الحقیقت ہے؟ جی نہیں شائع کرنے والوں نے جلد پر کشف الحقیقت لکھ کر شائع کیا ہے کتاب کا اصل نام '**جنات الوصال**' ہے یہ نام کتاب کے اندر بھی متعدد مقامات پر آیا ہے چند یہ ہیں:

جلوه ای جلد سیم آغاز کرد   باب سیم جنتش راباز کرد
تاز گلریزی گلزار کمال   بوکشند از بزم جنات الوصال۴
باب چارم جنتش را باز کرد   بهر یار انجلوه ها آغاز کرد
تا شود روشن بنور لا یزال   چارمین جنت زجنات الوصال۵

خوش ره اندر جنت پنجم کنند
کسب نور از مهر چون انجم کنند۶
ر ا هی اند ر جنت سادس کنی
عقل را در دین و دل حا رس کنی۷
در ششم جنت زششم فتح هو
از زبانِ بی زبانی را ز گو۸

اسی جلد کے آخر میں

پنج پنجه بود افزون از هزار
کاین ششم جنت شد ازغیب آشکار ۹

کتاب کا معتبر قلمی نسخہ:

اوپر ہم نے چند جگہوں پر لکھے ہوئے **'جنات الوصال'** کے نمونے دیئے ہیں طوالت سے بچنے کی خاطر ان کا ترجمہ نہیں دیا جارہا ویسے بھی ان اشعار کا سمجھنا آسان ہے۔

اس کتاب کا قلمی نسخہ بھی محفوظ ہے اور اصل قلمی نسخہ پر بھی اس کا نام **'جنات الوصال'** درج ہے۔۱۰ کتاب خانہ آیت اللہ مرعشی نجفی قم تحت نمبر 970۔

اس سے ثابت ہوا کہ کتاب کا نام **جنات الوصال** ہے نہ کہ کشف الحقیقت اور میر سید محمد نوربخشؒ کی وفات کے سینکڑوں سال بعد کی تصنیف ہے۔

سوال یہ ہے کہ کتاب کے اندر نوربخش کا لفظ بکثرت موجود ہے تو کتاب میر سید محمد نوربخشؒ کی کیوں نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ واقعی نوربخش کا لفظ کتاب میں بکثرت استعمال ہوا ہے لیکن یہ نام سید محمد نوربخشؒ کے تخلص کے طور پر نہیں بلکہ اس سے مراد مختلف ہیں زیادہ تر اللہ تعالیٰ کے لئے نوربخش کا لفظ استعمال ہوا ہے جبکہ بعض جگہ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے اور بعض جگہ حیدر کرار حضرت علی مرتضیٰؑ کے لئے مثلاً:

زآفتاب علم خود ای نوربخش
ره روانِ راهِ خود را نوربخش ۱۱

اہل ذوق پر یہ حقیقت عیاں ہے کہ مصنف اپنے آپ کو آفتاب علم قرار دے کر نوربخشے کی التجا نہیں کرسکتا۔

بی خبر از نور وهم از نوربخش
تا بود نبود در اوزیں نوربخش ۱۲

یہاں اسلوب اور مضمون علی الاعلان کہہ رہے ہیں کہ نوربخش تخلص نہیں ہے۔

از دم و دل از درون و از برون
نوربخش ای کوهِ نورِ رهنمون
پس شد عالم تیره ز اشوب و فتن
نوربخش ای جانِ عالم خوش بتن ۱۳
آ فتاب نوربخش ملک حی
خود همان نورش بود وصاف وی ۱۴

ان تمام اشعار میں نوربخش اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوا ہے کیونکہ مصنف خود اپنے لیے خودستائی کا انداز اور خطابیہ لہجہ نہیں اپنا سکتا۔

نور بار آمد چو این جا نوربخش
باش اینجا تا بریش از نوربخش
نو رشد بر رحمة للعالمین
نوربخش آسمان است وزمین ۱۵
تا ببینی در هدایت مهندی
نوربخش کل جمال ایزدی
نوربخش دوره آخر زمان!
شد حقیقت نوراحمد در جهان

ان اشعار میں نوربخش سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں اور آخری شعر میں صاف صاف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نوربخش کہا گیا ہے۔

نوربخش هر دو عالم نور تست
جان مشاقان ومستان طور تست

میں نوربخش سے حضرت علیؑ مراد ہے۔

ان اشعار سے ثابت ہوا کہ مصنف شاعر نے نوربخش کا جو لفظ استعمال کیا ہے ان سے سید محمد نوربخشؒ مراد نہیں بلکہ کچھ اور مراد ہیں اگرچہ بعض جگہ نہ صرف سید محمد نوربخش بلکہ کسی کو بھی مصداق ٹھہرانا ممکن ہے پھر بھی اس سے میر سید محمد نوربخشؒ مؤسس مسلک نوربخشیہ مراد نہیں ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ نوربخش کے تخلص سے ہمیں دھوکہ

نہیں کھانا چاہیے فارسی زبان میں نوربخش ایک مقبول عام نام ہے اس نام سے بہت سے شاعر، ادیب اور مشہور لوگ ہو گزرے ہیں اب بھی بہت سے لوگ موجود ہیں۔ سید احمد نوربخش صاحب دیوان گزرے ہیں انہوں نے اپنے دیوان میں جا بجا نوربخش تخلص استعمال کیا ہے۔ سابق ایرانی حکومت کے ایک مشیر مالیات کا نام بھی نوربخش تھا۔ دراصل سید محمد نوربخش" قہستانی سلسلۂ نوربخشیہ کے مؤسس، فقہ احوط وکتاب الاعتقادیہ وغیرہ کے مؤلف، خواجہ اسحاق ختلانیؒ کے شاگرد اور شاہ قاسم فیض بخش" کے استاد و مرشد تھے۔ سلسلۂ نوربخشیہ سے منسلک ہونے کی بناء پر ہمیں ان کی تحریریں قابل حجت ہیں باقی نوربخش حضرات کی ہرگز نہیں ہیں۔

کشف الحقیقت کا مصنف کون:

1۔ کتاب کا اصل نام کشف الحقیقت نہیں بلکہ **جنات الوصال** ہے اسی طرح اس کا مصنف سید محمد نوربخش" نہیں بلکہ کوئی اور ہے۔ اصل قلمی نسخہ مخزون کتاب خانہ آیت اللہ مرعشی قم پر مصنف کا نام نور علی شاہ کرمانی درج ہے۔

2۔ مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز کے محقق جناب محمد رضا خالقی نے اس کے مصنف کا نام نور علی شاہ کرمانی قرار دیا ہے ۱۶۔

نور علی شاہ کرمانی نعمت اللٰہی سلسلے کا مجدد ہے انہوں نے اپنی کتاب میں نعمت اللٰہی سلسلے کی خوب تشہیر کی ہے ذیل کے اشعار سے ہماری رائے کی تصدیق ہوتی ہے۔

نعمت اللہ الد این شا ها ن زاد — قبلۂ خلق و مر ید ان را مر اد
نعمت اللہ راشنا س ای مر د دین — پس شنا س از وی الہ العا لمین
را ہ فقر نعمت اللہ را بپو ی — ناتوانیبر کشی زاللہ بوی ۱۷

نعمت اللّٰهی کہ آرا ید خیال
نعمت اللّٰهی کہ ہست آن لا یزال ۱۸

اسی طرح بکثرت اشعار شاہ نعمت اللہ اور نعمۃ اللٰہی سلسلے سے متعلق کتاب میں موجود ہیں۔ کتاب میں جا بجا صوفیہ اور تصوف کی پرزور مذمت کی گئی ہے اور مصنف نے اپنے دل کی ساری بھڑاس صوفیا پر نکالی ہے چند مثالیں نذر قارئین ہیں۔

چند از این باز بچۂ صو فی وشا ن — کاندرایشان نیست ازحیدر نشان
مقصد از این باب جونی زان گروہ — کہ زمولاہست درایشان شکوہ
کر دہ خو درانام صو فی ہر لئیم — رہبرانند صورت ودرسر رجیم ۱۹
صوفیان زین روی ازخود لن زدند — صدغرور افزودہ ماومن زدند
از ر یاضت چون صفا ی یافتند — روی ازکان صفا بر تا فتند ۲۰
عالم آن وان دیگری صوفی نغز — قشر حرفی نی دراویکذرہ مغز
آن یکی درویش وملمحدوان دگر — خوردہ دان بس لیک ازحق کوروکر ۲۱

صد هزاران صوفیان از خاص وعام
مات گشتند و ندیدند این مقام ۲۲

کتاب کے نہ تمام مضامین اچھے ہیں نہ برے۔ اچھے اچھے خیالات بھی ہیں اور بے بنیاد نظریات بھی۔ لیکن کتاب میر سید محمد نوربخش کی ہرگز نہیں ہے۔ اس کا مسلک نوربخشیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ نعمت اللٰہی سلسلے کے بزرگ نور علی شاہ اصفہانی کی تصنیف ہے۔ کتاب کا نام کشف الحقیقت نہیں بلکہ جنات الوصال ہے۔ ناشر نے غلطی سے یا بد دیانتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کتاب کی جلد پر کشف الحقیقت نام لکھ کر اور بطور مصنف میر سید محمد نوربخش لکھ کر شائع کیا ہے جس نے بہت ساری غلط فہمیاں پیدا کی ہیں۔

مراجع ومصادر:

۱(جلد ششم 6 ص 99)
۲(مقدمہ شرح گلشن راز ص 46)
۳(مقدمہ نفس شناسی ص 16)
۴(جلد ثانی ص 83)
۵(جلد رابع ص 75)
۶(جلد رابع ص 83)
۷(جلد خامس ص 83)
۸(جلد ششم ص 6)
۹(جلد ششم 6 ص 99)
۱۰(نسخہ ہائے خطی جلد سوم ص 188 ص 189)
۱۱(جلد دوم ص 4)
۱۲(جلد ششم ص 82)
۱۳(جلد ششم ص 7)
۱۴(جلد سوم ص 21)
۱۵(جلد اول ص 75)
۱۶(مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز ص 46)
۱۷(جلد رابع ص 27)
۱۸(جلد ثانی ص 70)
۱۹(جلد دوم ص 70)
۲۰(جلد ثالث ص 48)
۲۱(جلد سادس ص 79)
۲۲(جلد رابع ص 82)

اسلامی معاشیات

روزی کمانے کے جائز و ناجائز ذرائع

محمد یوسف سینوی

کھانے پینا اور رہنا سہنا انسان کی ایک نہایت اہم ضرورت اور ناگزیر تقاضا ہے۔ کوئی جاندار ان کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا ہے۔ انسانی ضروریات کو آج کل کی اصطلاح میں "روٹی، کپڑا اور مکان" کے نام سے جانا جاتا ہے۔

دین اسلام نے بنی نوع انسان کے لیے روٹی، کپڑا اور مکان کے سلسلے میں واضح ہدایات دی ہیں۔ جن کے ذریعے حضرت انسان اپنی ان ضروریات کو حاصل کر سکتے ہیں اور انہیں استعمال میں لا سکتے ہیں۔ بہرحال انسان کے لیے کھانا پینا، رہنا سہنا اور پہننا نہایت ضروری اور لازمی معاملا ہے۔ انسان مجبور ہے کہ جائز یا ناجائز کسی طریقے سے یہ ضروریات پوری کرے اور ان سے استفادہ کرتے ہوئے اپنے نفس اور جسم کو تسکین پہنچائے۔

روزی کمانے کے وہ طریقے جنہیں شریعت مطہرہ نے حلال اور جائز قرار دیا ہے۔ وہ حلال اور جائز ہیں اور جن طریقوں اور ذرائع کو حرام اور باطل قرار دیا ہے وہ تمام طریقے اور ذرائع حرام و باطل ہیں۔ آیئے ہم پہلے حلال اور حرام طریقوں اور ذریعوں کا جائزہ لیتے ہیں۔

روزی کمانے کے جائز ذرائع:

شریعت مطہرہ کے مطابق درج ذیل طریقوں سے آدمی رزق حلال اور جائز کمائی کا حق دار ٹھہرتا ہے۔

۱۔ ماں باپ یا دور و نزدیک رشتہ داروں سے میراث میں ملنے والی دولت، جائیداد وغیرہ۔

۲۔ کسی خدمت سے متاثر ہو کر کوئی آدمی رضادارانہ طور پر کوئی چیز، دولت یا جائیداد دے اور آدمی اسے اپنے قبضے میں لے لے۔

۳۔ خود محنت مزدوری کرے یا ملازمت یا کاروبار کے ذریعے مال و دولت حاصل کرے۔

۴۔ کسی بنجر زمین کو آباد کرے یا غیر آباد خالصہ کو توڑ وغیرہ کے ذریعے اپنے قبضہ لے لے۔

۵۔ مال غنیمت مل جائے۔ شکار کھیلے، خشکی اور سمندر سے حاصل کردہ شکار کو اپنے قبضے میں لے لے۔

روزی کمانے کے ناجائز ذرائع:

روزی کمانے کے جہاں جائز ذرائع بے شمار ہیں وہاں کچھ ناجائز ذرائع بھی ہیں جن کے ذریعے کمائی ہوئی روزی حرام بن جاتی ہے اور انسان کو خدا کے ہاں قیامت کے دن اس سلسلے میں جواب دینا ہوگا۔ ناجائز ذرائع درج ذیل ہیں۔

۱۔سود: سرمایہ دارانہ نظام میں سود بھی روزی کمانے کا ایک ذریعہ ہے مگر اسلام کی نگاہ میں یہ ظلم اور فساد کی جڑ ہے۔ سود کے ذریعے روزی کمانے کی اسلام کسی حالت میں اجازت نہیں دیتا۔ موجودہ دور میں بنکوں، انشورنس اور دوسرے مالیاتی نظام کی بنیاد سود پر ہے۔

۲۔جوا: آج کل جوا بھی ایک مقبول پیشہ بن گیا ہے اور روزی کمانے کا ایک ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ مگر اللہ کے فرمان کے مطابق یہ غلط اور ناجائز ذریعہ ہے۔ جوئے میں جو ہارتا ہے وہ جیتنے والے کے خلاف برے جذبات رکھتا ہے اور جو جیتتا ہے وہ بھی یہ سمجھتا ہے کہ یہ رقم میری نہیں شاید آج یا کل کسی اور کے حصے میں چلی جائے۔ یوں جواباز کبھی خوشحالی کا منہ نہیں دیکھتا۔ اور پوری زندگی پریشان رہتا ہے۔ وہ کاروبار اسلام میں کہاں جائز ہو سکتا ہے جس کا دارومدار محنت کی جگہ محض اتفاق پر ہو چنانچہ یہ بھی ناجائز ہے۔

۳۔ رشوت: رشوت کا مطلب وہ رقم یا چیز جو کوئی آدمی کسی سے اس کے جائز کام کرنے کے صلے میں یا ناجائز کام کرنے کے بدلے میں حاصل کرتا ہے۔ جائز کام کرنا واجب ہے۔ اس پر صلہ لینا حرام ہے اور ناجائز کام کرنا حرام ہے۔ اس پر معاوضہ لینا اور بھی حرام ہے۔ اس لیے اسلام رشوت دینے یا لینے کی قطعاً اجازت نہیں دیتا اور اس ذریعے سے کمائی ہوئی روزی حرام ہے۔

۴۔ گداگری: آج کل یہ بھی روزی کمانے کا ایک ذریعہ بن چکا ہے۔ بعض لوگ کوئی کام کیے بغیر محض سائل بن کر روزی کماتے ہیں اور معاشرے میں خرابی پیدا کرتے ہیں۔ اسلام جہاں مجبوری کی حالت میں اپنی احتیاج پیش کر کے مدد حاصل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ وہاں بلا وجہ سوال کرنے والوں کو اللہ کی لعنت کی وعید سناتا ہے۔ باغیرت انسان گداگری کو کبھی رزق کمانے کا ذریعہ نہیں بنا سکتا اور نہ اسلام اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ گداگری ذلیل انسان کا شیوہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان: ''دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے'' اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

۵۔ سمگلنگ، بلیک مارکیٹنگ اور ذخیرہ اندوزی وغیرہ: تجارت کے سلسلے میں بعض صورتیں جن میں مکروفریب، حق تلفی اور ناجائز منافع خوری شامل ہو اسلام میں حرام ہیں۔ ان میں سے ایک سمگلنگ بھی ہے۔ سمگلنگ میں انسان اپنے مالک کا مال جس کی اہل وطن کو ضرورت ہوتی ہے دوسرے ملک کو خفیہ ذرائع سے صرف ناجائز دولت کی خاطر بیچتا ہے۔ اور اسی کو اپنی روزی کا ذریعہ بنالیتا ہے۔ سمگلر ایک غدار وطن ہے اور ایسی روزی جس میں وطن کے ساتھ غداری ہو اسلام میں کیسے حلال ہو سکتی ہے؟

یہی حال بلیک مارکیٹنگ اور ذخیرہ اندوزی کا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ جائز ذرائع سے اپنی روزی کمائے اور ناجائز ذرائع سے روزی کما کر اپنی عاقبت خراب نہ کرے۔ ایسی روزی جس کے ذریعے اہل وطن کا صریح نقصان ہو اور جو وطن کے ساتھ غداری کے مترادف ہو۔ اسلام میں کیسے حلال ہو سکتی ہے۔ یہی حال منشیات کے کاروبار کا ہے۔

۶۔ حرام اشیاء کی تجارت: اسلام حرام اشیاء کی تجارت سے کمائی ہوئی دولت کو ناجائز قرار دیتا ہے۔ اسلام نے تمام ایسی چیزوں کے نہ صرف استعمال کہ بلکہ ان کے لین دین اور کاروبار کو بھی حرام قرار دیا ہے۔ جو فرد یا معاشرے میں بگاڑ پیدا کرتی ہیں۔ مثلاً اسلام شراب اور دیگر تمام نشہ آور اشیاء کو حرام قرار دینے کے ساتھ ان کی خرید و فروخت، ان کی صنعت و تیاری، ان کی حمل ونقل اور اُن کے کاروبار کی ہر صورت پر بھی پابندی عائد کرتا ہے۔

۷۔ دجل وفریب: دھوکہ اور فریب بھی روزی کمانے کا ایک ذریعہ ہے جو اسلام میں حرام ہے۔ مثلاً جعلی نوٹ چلانا، جعل سازی کے ذریعے کسی کی جائیداد یا دولت کا مالک بن بیٹھنا، کسی سیدھے سادے آدمی کو شیشے میں اتار کر اس کی دولت ہتھیانا اس کی مثالیں ہیں۔ اسی طرح قومی اداروں مثلاً مدارس، مساجد اور خانقاہوں کی جائیداد اور دولت کو مختلف حیلوں بہانوں سے اپنے تصرف میں رکھنا اور ان سے مستفید ہونا بھی دجل وفریب کے زمرے میں آتا ہے۔

۸۔ بدعنوانی: بدعنوانی، خرد برد اور غبن بھی روزی کمانے کا ذریعہ ہے۔ یہ بھی ناجائز اور حرام ہے۔ اس ضمن میں ملوث آدمی نہ صرف قومی مجرم ہے بلکہ انسانیت کا دشمن بھی ہے۔ اس میں آدمی قومی اداروں کو مختلف طریقوں سے لوٹ لیتا ہے۔ مثلاً افسران ٹھیکیدار اور ماتحت ملازمین کی ملی بھگت سے جعلی واؤچر اور دستاویزات تیار کر کے سرکاری خزانے سے مقررہ رقم نکال کر ہڑپ کرتا ہے۔ سرکاری ملازمین اپنے اثر و رسوخ کی بنیاد پر ڈیوٹی دیے بغیر تنخواہ لے لیتا ہے۔ ٹھیکیدار ٹھیکے کی شرائط وضوابط کو پس پشت ڈال کر گھٹیا اور غیر معیاری کام کرتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ رزق حلال حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ کسی بھی صورت میں روزی کمانے کے ناجائز طریقوں میں نہ پڑیں۔ ہر معاملے میں ایمانداری، فرض شناسی اور تقویٰ و پرہیزگاری کو مشعل راہ بنائیں۔

اخلاقیات

پردے کی اہمیت

ابراھیم بیگ

فرمان باری تعالیٰ ہے۔

یٰبنی ادم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سواٰتکم و ریشا

(سورہ الاعراف ۲۶)

اے اولادآدم! اللہ نے تم پرلباس اسی لیے اُتارا ہے کہ تمہارے جسموں کوڈھانکے اورتمہارے لیے موجب زینت ہو۔

اس آیت کی رو سے جسم ڈھانکنے کو ہر مرد و عورت کے لیے فرض کر دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سخت احکام دیے کہ کوئی شخص کسی کے سامنے برہنہ نہ ہو۔ ملعون ہے وہ جو اپنے بھائی کے ستر پرنظر ڈالے۔ لاینظر الرجل الی عورۃ الرجل ولا المراۃ الی عورۃ المراۃ. کوئی مرد کسی مرد اور کوئی عورت کسی عورت کو برہنہ نہ دیکھے۔ لان اخر من السماء فانقطع نعضین احب الی من النظر الی عورۃ احد او ینظر الی عورتی. خدا کی قسم میں آسمان سے پھینکا جاؤں اور میرے دوٹکڑے ہو جائیں۔ یہ میرے لیے بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ میں کسی کے پوشیدہ مقام کو دیکھوں یا کوئی میرے پوشیدہ مقام کو دیکھے۔ خبردار کبھی برہنہ نہ رہو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ ہے جو تم سے کبھی جدا نہیں ہوتا ہے سوائے قضائے حاجت اور مباشرت کے وقت کے۔ جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو اس وقت بھی ستر ڈھانکے اور بالکل گدھوں کی طرح ننگا نہ ہو جائے۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زکوۃ کے اونٹوں کی چراگاہ میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ چرواہا جنگل میں ننگا پڑا ہے۔ آپ نے اسی وقت اسے معزول کر دیا اور فرمایا۔ جو شخص بے شرم ہے وہ ہمارے کسی کام کا نہیں۔

مردوں کے لیے ستر کے حدود:

ان احکام کے ساتھ عورتوں اور مردوں کے لیے جسم ڈھانکنے کے حدود بھی الگ الگ مقرر کیے گئے۔ اصطلاح شرعی میں جسم کے اس حصہ کو ستر کہتے ہیں۔ جس کا ڈھانکنا فرض ہے۔ مرد کے لیے ناف اور گھٹنے کے درمیان کا حصہ ستر قرار دیا گیا ہے اور حکم دیا گیا کہ اسے نہ کسی کے سامنے کھولیں اور نہ کسی دوسرے شخص کے اس حصہ پر نظر ڈالیں۔ شیخ ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کچھ گھٹنے کے اوپر ہے۔ وہ چھپانے کے لائق ہے اور جو کچھ ناف کے نیچے ہے وہ چھپانے کے لائق ہے۔ عورۃ الرجل ما بینی سرہ الیٰ دکبۃ. مرد کے لیے ناف سے گھٹنے تک کا حصہ چھپانے کے لائق ہے۔

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی ران کو کسی کے سامنے نہ کھول اور نہ کسی زندہ شخص یا مردہ شخص کی ران پر نظر ڈال۔

احفظ عورتک الامن زوجتک او ما ملکت تمینک.

اپنے ستر کی حفاظت کرو سوائے اپنی بیویوں اور ان لونڈیوں کو جو تمہارے تصرف میں ہوں۔

عورتوں کے لیے ستر کے حدود:

عورتوں کے لیے ستر کے حدود اس سے زیادہ وسیع رکھے گئے ہیں۔ انہیں حکم دیا گیا کہ اپنے چہرے اور ہاتھوں کے سوا تمام جسم کو تمام لوگوں سے چھپائیں۔ اس حکم میں باپ، بھائی اور تمام رشتہ دار مرد شامل ہیں اور شوہر کے سوا کوئی مرد اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔

باقی صفحہ نمبر 11 پر

اخلاقیات

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور ہماری نا شکری

سرتاج عزیز پروانہ، تھلوی

ارشاد ربانی ہے۔

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْئٍ. میری رحمت ہر شے کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو ابلیس لعین یہ کہہ کر کہ میں بھی شے ہوں۔ خود کو اللہ کی رحمت کا اُمید وار سمجھنے لگا۔ اسی طرح یہود و نصاریٰ بھی۔ لیکن جب آیت کا اگلا جزو:

فَسَاَکْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ۝ میں یہ رحمت ان لوگوں پر کروں گا جو شرک سے بچتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں، نازل ہوا تو ابلیس مایوس ہوگیا۔ لیکن یہود و نصاریٰ کہنے لگے ہم شرک سے بچتے، زکوٰۃ دیتے اور اللہ کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ. الخ جو رسول نبی اُمّی کی پیروی کرتے ہیں، کے نازل ہونے کے بعد یہود و نصاریٰ بھی مایوس ہوگئے۔ اب اس کے مستحق صرف مومنین رہ گئے۔ ہر مومن کو اللہ کی اس نعمت عظمیٰ کا بے حد شکرگزار ہونا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت کچھ عطا کیا ہے اور ہمیں اپنی ساری نعمتوں سے نوازا۔ انسان کو تمام مخلوقات سے افضل یعنی اشرف المخلوقات کا درجہ دیا۔ اس کو وہ سری علم دیا جو باقی مخلوقات میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ سارے فرشتوں نے سجدہ کیا لیکن صرف شیطان نے اللہ کے حکم سے رو گردانی کی اور اس کو اللہ پاک نے ملعون قرار دیا۔ اس سے یہ بات سامنے آئی کہ انسان فرشتوں سے بھی بہتر ہے۔ انسان اور اس کا مقام اونچا ہے مگر ہمیں اس بات کا احساس ہی نہیں۔ جبکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اگر شکر کرو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے پرودگار کی ساری نعمتوں و رحمتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس رب کے عطا کردہ ہر چیز کا شکر ادا کریں۔ یہ سرسبز و شاداب درخت یہ حسین وادیاں یہ چاند اور تارے ہمارے لیے کتنی عظیم نعمتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ جس کا اندازہ اس عبرت آموز واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے۔

حضرت جبرائیل نے رسول مقبول کو ایک واقعہ سنایا کہ ایک شخص پہاڑ کی چوٹی پر پانچ سو برس تک عبادت کرتا رہا اس پہاڑ کے چاروں طرف کھارا پانی تھا اللہ نے اس کے لیے ایک چھوٹا سا چشمہ میٹھے پانی کا نکال دیا اور ایک انار کا درخت بھی پیدا فرمادیا۔ روزانہ وہ ایک انار کھاتا اور میٹھا پانی پیتا اور اسی سے وضو کرتا۔ اس نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ میری روح سجدہ میں قبض فرما اللہ نے اس کی دعا قبول فرمائی۔ حضرت جبرائیل نے فرمایا! ہم آسمان سے اترتے اور چڑھتے وقت اس کے پاس سے گزرتے تو اس کو سجدہ میں پاتے۔ آگے جبرائیل ہی فرماتے ہیں کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کے حق میں فرمائے گا میرے بندہ کو میری رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل کردو۔

وہ بندہ کہے گا! نہیں بلکہ میرے اعمال کی وجہ سے۔ حکم ہوگا میری نعمتوں کا اس کے اعمال سے موازنہ کرو۔ چنانچہ موازنہ کے نتیجے میں پانچ سو برس کی عبادت صرف نعمت بصر (آنکھ) ہی کے مقابلے میں ختم ہوجائے گی۔ حکم ہوگا میرے بندے کو دوزخ میں لے جاؤ۔ چنانچہ فرشتے لے کر چلیں گے۔ کچھ دیر چلنے کے بعد وہ بندہ عرض کرے گا۔ یا اللہ مجھے اپنے فضل سے جنت میں داخل فرمادیجیے۔ حکم ملے گا واپس لاؤ۔ واپس لا کر اللہ کے سامنے کھڑا کر کے اس سے یہ چند سوالات کیے جائیں گے۔

س: اے بندہ تجھے کس نے پیدا کیا؟

ج: یا اللہ آپ نے۔

س: یہ کام تیرے عمل سے ہوا یا میری رحمت سے؟

ج: آپ کی رحمت سے۔

س: تجھے پانچ سو برس کی عبادت پر قوت اور توفیق کس نے دی؟

ج: یا اللہ آپ نے۔

س: پہاڑ کی چوٹی پر کس نے پہنچوایا کھارا پانی کے بیچ میٹھے پانی کا چشمہ کس نے نکالا؟ انار کا درخت کس نے پیدا کیا؟ تیری درخواست کے مطابق سجدہ میں روح کس نے نکالی؟

ج: یا پروردگار آپ نے۔ارشاد باری ہے۔ یہ سب کچھ میری رحمت سے ہوا اور میری اپنی رحمت ہی سے تجھے جنت میں داخل کرتا ہوں۔پس اس سے ثابت ہوا کہ اللہ کی کوئی بھی نعمتوں و رحمتوں سے انسان محروم نہیں لیکن پھر بھی ہم غم و پریشانی کے عالم میں ہوتے ہیں کیونکہ ہم ان نعمتوں و رحمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے۔

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں۔ قیامت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کا یہ عالم ہوگا کہ اس کو دیکھ کر شیطان بھی اپنے لیے رحمت و شفاعت کی توقع کرے گا۔ چنانچہ یحیٰ بن معاذ رازی یوں کہا کرتے تھے۔

☆ اے اللہ تو نے دنیا میں رحمت کا ایک حصہ نازل فرمایا اور اس کے طفیل میں ہم کو اسلام جیسا قیمتی دین عطا فرمایا۔تو جس وقت سو رحمتیں نازل فرمائے گا۔اس وقت کیوں نہ ہم تیری طرف سے مغفرت کی امید رکھیں۔

☆ اے اللہ اگر تیرا ثواب فرمانبرداروں کے لیے ہے اور تیری رحمت گناہ گاروں کے لیے۔تو میں فرمانبردار ہوتے ہوئے بھی تیرے ثواب کا امیدوار ہوں تو پھر گناہ گار ہوتے ہوئے بھی رحمتِ خدا کا امیدوار کیوں نہ رہوں۔

☆ اے اللہ تو نے اپنے دوستوں کی دعوت کے لیے جنت بنائی اور کفار کو اس سے مایوس و محروم کر دیا نیز فرشتوں کو بھی جنت کی ضرورت نہیں ہے اور تو بھی اس سے بے نیاز ہے۔ پھر ہمارے علاوہ جنت ہے کس کے لیے؟

ان سب باتوں سے یہ بات سامنے آئی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت رحم فرماتے ہیں۔اے اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے اور شکر کرنے کے تین طریقے ہیں:

۱) زبان سے کلمات تشکر ادا کرے۔

۲) دل میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی کا احساس ہو۔

۳) اپنی اطاعت و بندگی سے اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کرنا۔

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تمام انسانوں کو اپنی رحمتوں و نعمتوں کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے ان کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❁☆❁☆❁

[redacted]

تقریب سالگرہ وحلف برداری

گزشتہ دنوں محمد حسین آزاد کی صدارت میں آل براہ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کی تیسری سالگرہ وحلف برداری منعقد ہوئی۔تقریب میں مہمان خصوصی الحاج محمد ابراہیم جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا نثار حسین صاحب سرانجام دے رہے تھے۔ تقریب سے الطاف حسین، محمد مختار، محمد شریف، غلام نبی، محمد حسین براہوی، محمد حسین آزاد، غلام مہدی، الحاج محمد ابراہیم مولانا عطا اللہ، غلام مہدی حسرت اور احسان اللہ نے خطاب کیا۔ نئے عہدیداروں کے نام درج ذیل ہیں۔

سیف اللہ آصف صدر، الطاف حسین خیالی نائب صدر، امجد حسین جنرل سیکرٹری، محمد شریف ڈپٹی جنرل سیکرٹری، غلام مہدی حسرت فنانس سیکرٹری، غلام نبی ڈپٹی فنانس سیکرٹری، ذاکر حسین انفارمیشن سیکرٹری اور اختر حسین آفس سیکرٹری۔

رپورٹر: محمد مختار راہی

❁☆❁☆❁

نکاتِ دانش

معلمہ حافظہ کرن علی سے انٹرویو

ظفر علی آخوند

سوال ۱: سب سے پہلے اپنا تعارف کرانا پسند کریں گے؟

جواب: میرا نام حافظہ کرن علی بنت نعمت علی ہے۔ میرا تعلق علاقہ گلاب پور شگر سے ہے۔ اس وقت علی پور اسلام آباد میں رہائش پذیر ہوں۔ میٹرک کی طالبہ ہوں اور شام کے وقت مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ علی پور اسلام آباد میں قرآن اور تجوید پڑھاتی ہوں۔

سوال ۲: آپ نے قرآن کب اور کس سے سیکھا ہے؟

جواب: میں نے دینی تعلیم اور قرآن مجید بچپن ہی میں G 9/1 میں مدرسہ صدیقہ للبنات سے پڑھا ہے۔

سوال ۳: ماشاء اللہ سے حفظ قرآن کا یہ کارنامہ آپ نے کہاں سے، کس استاد کی نگرانی اور کتنے عرصے میں مکمل کیا ہے؟

جواب: میں نے قرآن مجید علی پور جامعہ خدیجہ کبریٰ سے حفظ کیا ہے۔ اور پورا قرآن تین سال کے عرصے میں حفظ ہوا ہے۔ اس دوران استانی شائستہ میری استاد رہی ہیں۔

سوال ۴: آپ کو حفظ کا کیسے خیال آیا اور کس چیز سے متاثر ہو کر قرآن کو اپنے دل میں بسانے کا ارادہ کیا؟

جواب: میری کزن بھی ماشاء اللہ سے حافظ قرآن ہے۔ ان کو روانی سے قرآن پڑھتے ہوئے دیکھ کر مجھے بھی شوق پیدا ہوا۔ اور یوں میں نے اپنے شوق کو پائے تکمیل تک پہنچادیا۔ کسی نے بھی مجھ پر کوئی سختی یا زبردستی نہیں کی۔ بس دل میں شوق اور مصمم ارادے کو لے کر اللہ کے فضل و کرم سے تین سال کے عرصے میں قرآن حفظ کرنے میں کامیاب ہوئی ہوں۔

سوال ۵: حافظ قرآن ہو کر آپ کیا محسوس کرتی ہیں؟

جواب: میں اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر کروں کم ہے۔ میں بہت زیادہ اس رب کی شکر گزار ہوں۔ اللہ کے فضل و کرم، استادوں کی محنت، والدین، رشتہ داروں اور دوست احباب کی دعاؤں کی بدولت مجھ جیسی ناچیز بھی قرآن مجید حفظ کرنے میں کامیاب ہوئی۔ اس کامیابی سے تلاوت قرآن میں بہت آسانی ہوتی ہے۔ حافظ قرآن ہونے کی بدولت لوگ میری اور میرے والدین کی بہت عزت کرتے ہیں۔

سوال ۶: وہ کیا ٹائم ٹیبل یا اوقات کار تھے جس طریقے سے آپ قرآن زبانی یاد کرتی تھیں؟

جواب: میں ہمیشہ نماز تہجد کے بعد، ہر نماز کے بعد ایک گھنٹہ اور رات کو سونے سے پہلے ایک گھنٹہ لازمی قرآن یاد کرتی تھی۔ اور یاد کئے ہوئے اسباق دوسرے اوقات میں روزانہ دہراتی تھی۔ اس طرح اگلا سبق بھی یاد ہو جاتا اور پچھلا سبق بھی ذہین نشین رہتا تھا۔

سوال ۷: دوران حفظ کوئی مشکلات پیش آئی تھیں؟

جواب: جی ہاں! شروع شروع میں بہت مشکلات پیش آئیں کہ یاد کیا ہوا سبق بار بار بھول جاتا تھا۔ لیکن ایک دو سپارے یاد ہونے کے بعد بہت آسانی ہوئی۔ باقی سپارے بہت جلدی یاد ہوئے۔ لیکن آیات کو اسی ترتیب اور حالت میں یاد رکھنے کے لیے ذہین کو فریش اور صاف ستھرا رکھنا پڑھتا تھا۔

سوال ۸: قرآن کی کئی جگہوں پر تقریباً آیتیں ملتی جلتی ہیں۔ جیسا کہ یا یھا الذین امنوا... تو ایسے موقعوں پر قرأت آگے پیچھے گڈمڈ ہوتی ہے؟

جواب: جی بالکل ہوتی ہے۔ مگر سخت محنت اور بار بار مشق کی صورت میں نہیں ہوتی۔ اس کے لیے سخت محنت اور ذہین نشینی کی ضرورت ہوتی ہے۔

سوال ۹: کیا قرآن صرف رٹنے سے یاد ہوتا ہے یا کسی اور چیز کی ضرورت ہوتی ہے؟

جواب: جی نہیں! میرے خیال سے قرآن کو صرف زبانی رٹ کر یاد کرنا ناممکن ہے۔ اس کے لیے باقاعدہ ذوق وشوق، مصمم ارادہ اور پختہ یقین کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر انسان ان تینوں چیزوں کو لے کر حفظ قرآن کے میدان میں کود پڑے تو انہیں اسے مشکل نہیں ہوگی اللہ کی رحمت و برکت ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتی ہے لہذا وہ آسانی کے ساتھ بغیر کسی مشقت کے پورے قرآن کو اپنے دل میں جگہ بنانے میں کامیاب ہوگا۔ انشاء اللہ!

سوال ۱۰: حدیث کی رو سے اس مقدس کتاب کو حفظ کرنے کی کتنی اہمیت ہے؟

جواب: حدیث میں ارشاد ہے کہ کسی شخص کے دل میں قرآن کا کچھ حصہ بھی نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

ایک دفعہ ایک صحابی نے حضور نبی اکرمؐ سے سوال کیا کہ دنیا میں سب سے بہتر شخص کون ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ یعنی تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے۔ حضرت علیؓ ہمیشہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ تین گروہوں میں سے ہو جاؤ۔ پوچھا گیا وہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا کہ تم دنیا میں قرآن پڑھانے والوں میں سے ہو جاؤ یا قرآن پڑھنے والوں میں سے ہو جاؤ اگر دونوں میں نہیں ہو سکے تو ان دونوں کی خدمت گزاروں میں ہو جاؤ۔ تم آخرت میں ضرور فلاح پاؤ گے۔

سوال ۱۱: قرآن و حدیث کی رو سے حفظ قرآن کے لیے دنیا و آخرت میں کیا مقام و مرتبہ ہے؟

جواب: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے قرآن پاک پڑھا اور اس کو خوب یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال رکھا اور اس کے حرام کو حرام رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور اس کے گھر والوں میں سے ایسے دس لوگوں کے بارے میں اس کی سفارش کرے گا جن کے لیے دوزخ میں جانا واجب ہو چکا ہوگا۔ جو قرآن کو حفظ کرتا ہے اس کی قوت حافظہ اور سمجھ میں بہت زیادہ اضافہ ہوتا ہے اور دنیا میں جنات، سایہ اور دوسرے بلاؤں سے ہمیشہ کے لیے محفوظ رہتا ہے۔ اسی قرآن کی برکت سے انسان دنیا و آخرت میں ترقی کرتا ہے۔

سوال ۱۲: اگر کوئی شخص قرآن حفظ کرنا چاہے تو اسے آپ کیا مشورہ دیں گے؟

جواب: اگر کوئی شخص اس طرح کا ارادہ رکھتا ہو تو میرا مشورہ یہ ہے کہ آخری سپارے یعنی عم سے حفظ شروع کرے۔ کیونکہ اس سے آسانی ہوتی ہے اور اکتاہٹ محسوس نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ صبح تہجد کے وقت اٹھا کرے اور نماز کے بعد زبانی یاد کیا کرے۔ رات کو جلدی سویا کرے۔ فضول لغویات اور نفسی خواہشات کی طرف بالکل دھیان نہ دے۔ ذہن وعقل کو ہمیشہ صاف ستھرا رکھے اور دل میں ہمیشہ اسی رب کو یاد رکھے۔ اور رب العزت سے فضل و برکت کی امید لیے عزم کے ساتھ حفظ شروع کرے۔ انشاء اللہ کوئی بھی چیز ناممکن نہیں۔ صرف ہمت، حوصلہ اور عزم کی ضرورت ہوتی ہے۔

سوال ۱۳: نوائے صوفیہ کی وساطت سے قارئین کے لیے کوئی پیغام؟

جواب: آج کل کی تیز ترین زندگی میں ہر شخص بہت پریشان اور مصیبت سے دوچار ہیں۔ یہ تمام پریشانیاں قرآن اور رب العزت سے دوری کی وجہ سے ہے۔ ہم لوگ اسلامی تعلیمات کو بھول گئے ہیں اور مغربی تہذیب کو اپنانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اگر ہم اپنی زندگی قرآن وسنت کے مطابق گزاریں تو یہ تمام مسائل و پریشانیاں خود بخود مٹ جائیں گی۔ اللہ ہم سب کو قرآن وسنت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین! اور تمام دینی بہن بھائیوں سے میری التجا ہے کہ قرآن پاک کو حفظ کر کے دنیا و آخرت میں بہترین مقام حاصل کریں۔ میں ادارہ نوائے صوفیہ کی بھی بہت شکر گزار ہوں۔

❀ ☆ ❀ ☆ ❀

[redacted]

اس آیت کے مفہوم میں غفلت شعار مسلمانوں کے لیے خبردار اور کفار و مشرکین کے لیے وعید اور تحدید ہے۔ جب پیارے رسول نے حجت تمام کر دی اور پند و نصیحت کے سارے طریقے آزما چکے اور ان کے لیے کوئی عذر نہ چھوڑی۔ اس پر بھی وہ باز نہ آئیں تو انہیں بے ہودگی میں چھوڑ دیجیے۔ (کنزالایمان۔ حاشیہ ۱۸۶)

(......جاری ہے)

غنچہ ہائے نو شگفتہ

بچوں کا نوائے صوفیہ

ظفر علی آخوند

☆کسی نے ماں سے سوال کیا کہ اگر آپ کی قدموں سے جنت لی جائے اور آپ سے کہا جائے کہ کچھ اور مانگ لو۔ تو آپ خدا سے کیا مانگو گے؟ تو ماں نے جواب دیا کہ میں اپنی اولاد کا نصیب اپنے ہاتھ سے لکھنے کا حق مانگوں گی۔ کیونکہ ان کی خوشی کے آگے میرے لیے ہر جنت چھوٹی ہے۔ "سلام ماں" (ساعقہ پروین منڈوق)

☆وہ کون سا کام ہے جو اللہ کو بہت پسند تھا۔ لیکن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی نہیں کیا؟ جواب: حضور پاک نے زندگی میں کبھی اذان نہیں دی۔ کیونکہ اگر آپؐ اذان دیتے تو کائنات کا ہر ذی روح مسجد میں آجاتا اور نظام کائنات درہم برہم ہو کر رہ جاتا۔ "سبحان اللہ" (مبشرہ یونس بانپی)

☆لوگوں سے دعا کی التماس کرنے سے بہتر ہے۔ معاشرے میں ایسا کردار ادا کرو کہ لوگوں کی دل سے آپ کے لیے دعا نکلے۔

☆پیارے بچو دوستی پانچ لفظ سے بنتی ہے۔

دعا اور دل، وعدہ اور وفا، سچائی اور ساتھ، تحفظ اور تسلی، یاد اور یقین

(علی رضا عابدی پنجپن، سجاد حسین)

عالمی دن:

جذام کا عالمی دن ۲۵ جنوری، کسٹمز ۲۶ جنوری، خواتین ۸ مارچ، شہری دفاع یکم مارچ، آبادی ۱۱ جولائی، خواندگی ۸ ستمبر، سیاحت ۲۵ ستمبر، خوراک ۱۶ اکتوبر، سفید چھڑی ۱۵ اکتوبر، بچوں ۲۰ نومبر، ایڈز یکم دسمبر اور رضاکاروں کا عالمی دن ۵ دسمبر کو منایا جاتا ہے۔

(عاشق حسین سحر، کھرکوی)

☆دوستی میں شک کرنا زہر ہے۔

☆کنجوس آدمی دولت کے مالک نہیں بلکہ دولت اس کا مالک ہوتی ہے۔

☆مستقل مزاجی کانٹوں کو پھولوں میں بدل دیتی ہے۔

☆اگر دشمن کو مدد کی ضرورت ہو تو اس موقع کو نہ چھوڑو۔

☆نا امید ہونے سے عمر کم ہو جاتی ہے۔

(غلام سرور بلغار)

آج اور کل:

☆کل لوگ تھوڑا سا کھا کر بھی کہتے تھے "الحمد للہ" لیکن آج اچھا خاصا کھا کر بھی کہتے ہیں "مزہ نہیں آیا"۔

☆کل لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خفیہ طور پر خرچ کرتے تھے۔ آج کل خرچ کرنے سے پہلے اپنی تصویر بنواتے ہیں۔

☆کل گھروں سے قرآن کی تلاوت کی آواز آتی تھی۔ اور آج ٹی وی، فلم، ڈھول اور گانوں کی آواز آتی ہے۔

☆کل کے طالب علموں کے ہاتھوں میں کتاب اور قلم ہوتے تھے۔ اور آج کے طالب علم کے ہاتھ میں موبائل اور سمیس ہوتی ہیں۔

(محمد الیاس آرزو جھنگس)

دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتیں؟

تم اللہ کو جانتے ہو مگر اطاعت نہیں کرتے، رسول کو پہچانتے ہو مگر پیروی نہیں کرتے، علیؑ کو جانتے ہو مگر ان کے فرمان پر عمل نہیں کرتے، قرآن کو پڑھتے ہو مگر اس کی آیات پر عمل نہیں کرتے، اللہ کی نعمت کھاتے ہو مگر شکر ادا نہیں کرتے، جنت کا پتا ہے مگر طلب نہیں کرتے، دوزخ گناہ گاروں کے لیے ہے مگر پھر بھی نہیں ڈرتے، موت برحق ہے پھر بھی تیاری نہیں کرتے۔

(شریفہ اسماعیل ملدومر)

انسانیت

حاجی محمد علی سرمکی

احسان علی دانش

محسن قوم حاجی محمد علی دنیا سے کیا گزر گئے سرمک، سکردو اور گلگت بلتستان میں نہ پُر ہونے والا خلا چھوڑ گئے۔ یہ خلا ان کی پیدائش سے قبل تھا اور ان کی رحلت کے بعد موجود رہے گا۔ حاجی محمد علی کی شخصیت میں کئی خوبیاں مجتمع ہو چکی تھیں۔ وہ بیک وقت ایک خاندان کا باوقار سربراہ، ایک گاؤں کا بے بدل سرکردہ، ایک ضلع کا بے لوث سیاسی رہنما، دین کا بے مثال خدمت گار، ملت کے دفاع کا بہادر سپاہی اور سماج کا سدا بہار انسان تھے۔ یہی سبب ہے ان کی ناگہانی موت کی خبر پاکستان ٹیلی وژن نیوز سے لمحہ بھر میں ساری دنیا میں پھیل گئی اور ان کے لواحقین کو پُرسہ دینے کے لیے دنیا بھر سے تعزیتی پیغامات موصول ہوئے۔ حاجی محمد علی کے وقت سے قبل بالغ اور باشعور ہونے کا اندازہ اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ابھی پورے سرمک میں مولوی عبدالخالق کے بعد ایک ڈاکیا سرکار سے تنخواہ لیتا تھا باقی لوگ اپنا اُگاؤ اور اپنا کھاؤ کے اصول پر کاربند تھے۔ اس دور میں پاک فوج میں بھرتی کا جب وقت آیا تو گاؤں کا کوئی ایک فرد ملک وملت کی سرحدوں کے دفاع کے لیے دشمن سے آمنا سامنا ہونے کو تیار نہ تھا۔ حاجی محمد علی نے دفاع وطن کو عین فرض سمجھا اور اپنے فرائض کی بجا آوری میں مصروف ہو گئے۔ حاجی محمد علی کی خداداد صلاحیتوں اور پیشہ وارانہ اُمور سے دلچسپی کے سبب ترقی کے منازل طے کرتے ہوئے صوبیدار کے عہدے پر فائز ہوئے۔ آج اگر حاجی صاحب کے خاندان میں سرکاری اعلیٰ آفیسران کی تعداد درجنوں میں ہے تو ان کی شاندار کامیابی میں حاجی مرحوم کی خصوصی دلچسپی، تعاون اور کردار شامل ہے۔

ریٹائرمنٹ کے بعد حاجی صاحب جب سول سوسائٹی کا حصہ بنے تو فوجی ڈسپلن کو بروئے کار لاتے ہوئے بے ترتیب معاشرے میں ترتیب ڈال دی۔ سرمک کی تعمیر و ترقی میں ان کا کردار ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یاد رکھا جائے گا۔ کمشنر سے لیکر پٹواری تک کسی آفیسر کو گزرنے نہیں دے۔ ان کے عہدے کے حساب سے شایان شان استقبال کیا۔ ان کی خدمت میں تحائف پیش کیے۔ سرمک کے دیرینہ مطالبات ان کے سامنے رکھ دیے اور مسائل کا حل تلاش کر دیا۔ آج سرمک کے تمام تر ضروریات زندگی ہر کسی کو حاصل ہے۔ حاجی صاحب کی شخصیت نرالی تھی۔ اپنے دیگر چار بھائیوں میں سے نکلتا ہوا معقول قد کاٹھ ان کے انفرادیت تھی۔ خوش طبیعت تو تھے ہی مگر ان کو خوش پوشاکی، خوش خوراکی، خوش خلقی اور خوش حالی کی نظیر ملنا محال ہے۔ خدا نے گلاب کی طرح ہنستے مسکراتے اور نکھرتے چہرے کو بھرپور وجاہت سے نوازا تھا۔ ان کی چمکتی ہوئی کشادہ پیشانی لامحدود قسمت کی گواہی دیتی تھی۔ ان کی دوربین نگاہیں اپنے خاندان، اپنے گاؤں اور اپنی ملت کے درخشاں مستقبل کی تعمیر و ترقی پر مرکوز تھیں۔ آنکھوں پر قیمتی عینک سجا کر اپنی شخصیت کے نکھار میں اضافہ کرتے تھے۔ ان کے مردانہ ہونٹ اور شاداں گالوں کے درمیان ستواں ناک کا نقشہ چہرے کے حدود اربعہ کے اعتبار سے نہایت موزوں تھا۔ ان کی سفید اور خوبصورت داڑھی ان کی بزرگی کی واضح دلیل تھی۔ ان کا مضبوط اور کشادہ سینہ ایک بے داغ اور بے باک سپاہی ہونے کی علامت تھا۔ سر کے بال یوں تو سو فیصد سفید ہو چکے تھے مگر گرمیوں میں سفید بالوں کو کنگھی سے سنوار کر ایک طرف انگریزی مانگ نکالتے تھے جبکہ سردیوں میں چترالی ٹوپی سے اپنے سر کو سردی سے بچاتے تھے۔ ان کے لباس کی میچنگ بھی دیدنی تھی۔ ہم نے اپنی پینتالیس سالہ زندگی میں کبھی حاجی صاحب کو بے ڈسپلن انداز میں نہیں دیکھا۔ فلاحی کاموں کو نمٹانے کی نیت سے حاجی صاحب جب تیار ہو کر اپنی قیمتی لینڈ کروزر میں گھر سے نکلتے تھے تو دیکھنے والے دیکھتے ہی رہ جاتے تھے۔ حاجی صاحب کی کامیاب زندگی کا راز دراصل ان کی ایمانداری تھی۔ وہ ایک باصلاحیت سرکاری ٹھیکیدار بھی تھے اور محکمہ تعمیرات میں چھوٹے بڑے سینکڑوں کاموں کے علاوہ محکمہ ٹورزم کے تین بڑے پروجیکٹ PTDC ہوٹل چیلو، راما اور ہمنڈر کی پرشکوہ عمارتیں ان کے قابل ٹھیکیدار ہونے کا ثبوت فراہم کرتی ہیں۔ دلچسپی کی بات یہ بھی ہے کہ کل تک محکمہ تعمیرات میں حاجی صاحب بخیل ٹھیکیدار میں شمار ہوتے تھے دراصل یہ ان کی ایمانداری تھی۔ انہوں نے بے جا کسی کو چار آنہ دیا اور نہ مفت میں چار آنہ کہیں سے لیا۔ وہ اپنی پیشہ ورانہ مہارت سے کام لیتے تھے اور خون پسینہ ایک کر کے ان منصوبہ جات کو پایہ تکمیل تک پہنچاتے تھے۔ آج ایسے کتنے ٹھیکیدار ہیں جو راتوں رات ہزار پتی سے لاکھ پتی اور لاکھ پتی سے کروڑ پتی بن گئے۔ پھر راتوں رات اُلٹے پاؤں چل کر واپس اپنے اصل مقام پر کھڑے حیران و پریشان ہیں جبکہ حاجی صاحب پستی سے بلندی کی طرف ارتقائی مراحل طے کرتے رہے اور تا دم مرگ ان کی عزت و تکریم میں کمی نہیں آئی۔......(جاری ہے۔)

اخبارِ تصوف

دنیائے تصوف کی خبریں

غلام محمد شاہین

اعتکاف نشینی

❁ گزشتہ دنوں ماہ رمضان میں غور سے رائیشہ میں اعتکاف نشینی عمل میں لائی گئی۔ اعتکاف نشینی کے اختتام پر ایک جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مولوی عبدالحمید، سید علی الموسوی، حافظ ذاکر علی، حافظ عبدالرحمٰن، مولانا علی محمد محمدی، اخوند فدا حسین، آخوند ابراہیم تھگس، ڈاکٹر محمد اسحاق کے علاوہ اور دوسرے لوگوں نے شرکت کی۔ مقررین نے اعتکاف نشینی کی فضیلت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ رپورٹر: محمد باقر دلشاد

❁ رمضان المبارک میں خانقاہ معلی سرموں چھوغوگرونگ میں کثیر تعداد میں اہل تصوف اور راہِ حق کے پروانوں نے خدا کی قربت میں اپنے آپ کو پیش کیا۔ معتکفین اعتکاف نشینی کے اختتام پر چھوغوگرونگ سے ترکری تک درود وسلام کی گونج میں تشریف لائے۔ اور مرکزی مسجد ترکری میں ایک پر رونق محفل کا انعقاد کیا گیا۔ محفل میں حاجی آخوند محمد دین، مولانا علی محمد محمدی، اپوچو غلام، حاجی مولانا محسن علی کے علاوہ دوسری معزز شخصیات تشریف فرما تھیں۔ رپورٹر: سجاد حسین

❁ رمضان المبارک میں خانقاہ معلی ڈغونی میں سہ روزہ اعتکاف نشینی بوا غلام کے ساتھ شمع تصوف کے پندرہ معتکفین نے شرکت کی۔ اعتکاف کے آخری روز ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا جس میں تمام اہل تصوف نے شرکت کی۔ رپورٹر: بشارت علی حسنی ڈغونی

❁ علی پور اسلام آباد میں رمضان المبارک میں دس روزہ اعتکاف نشینی کا اہتمام جناب صوبیدار (ر) محمد فقیر شریف کی زیر نگرانی کیا گیا۔ معتکفین نے قرب اللہ کے لیے چلہ کشی کی۔ اس دوران شمع تصوف کے کئی پروانے چلہ کشی اور نفس کشی کی برکات سے فیضیاب ہوئے۔ انتظامیہ نے معتکفین کے لیے سحر و افطار کا خاص بندوبست کیا۔　　رپورٹر: بشارت علی ساحر

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

اقراء سٹوڈنٹس فیڈریشن سرمو کا اعزاز

اقراء سٹوڈنٹس فیڈریشن سرمو کراچی میں مقیم سرمو برادری کو حصول علم کی طرف متوجہ کرنے، رہنمائی فراہم کرنے اور وسائل مہیا کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ اب تک کئی نوجوان اس پلیٹ فارم کے ذریعے میٹرک اور انٹر کر چکے ہیں۔ ہمارا منشور آئندہ آنے والے وقتوں میں سرمو میں شرح خواندگی کو زیادہ سے زیادہ بڑھا کر قوم و ملک کی خدمت کے لیے کوشاں ہونا ہے۔ رپورٹر: اعجاز حسین اعجازی

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

مدرسہ نوربخشی غور سے رائیشہ کا قیام

گزشتہ دنوں رائیشہ ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل آرگنائزیشن نے گاؤں میں باقاعدہ مدرسہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس موقع پر ایک عظیم الشان افتتاحی تقریب منعقد کی گئی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض محمد باقر دلشاد نے انجام دی۔ علاقے کی معززین نے بھی شرکت کی (محمد باقر دلشاد)

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

عید ملن پارٹی

☆ تصوف نیشنل لائبریری علی پور کے زیر انتظام اسلام آباد کے خوبصورت اور پُرفضا مقام دامن کوہ پر ماہ صیام کی مناسبت سے ایک افطار ڈنر پارٹی دی گئی۔ اس میں تصوف سے تعلق رکھنے والے مولانا محمد انور، ڈاکٹر غازی محمد نعیم، غلام حسن شگری، انجینیر غلام حسن، بابو دولت علی، سجاد حسین، فاچو شاہد، غلام محمد شاہین، ذوالفقار علی، محمد امین، حسان اور زین نے شرکت کی۔ شرکت کنندگان نے افطار ڈنر پارٹی سے خوب لطف اُٹھایا۔ شرکاء نے دامن کوہ پر نماز تراویح بھی باجماعت ادا کی۔ اس موقع پر دین حقہ کے معاملات، باہمی اُمور اور دلچسپی کی باتوں پر بھی اظہار خیال کیا گیا۔　　رپورٹر: جی ایم شاہین

☆ انجمن صوفیہ نوربخشیہ سکردو کے زیر اہتمام عید ملن پارٹی کا اہتمام کیا۔ پارٹی میں سکردو میں رہائش نوربخشی دانشور، سکالرز، مذہبی رہنما اور ماہرین تعلیم نے شرکت کی۔ پارٹی سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے احیائے تصوف کے فروغ کے لیے مختلف تجاویز پیش کئے۔ پروفیسر ذاکر حسین ذاکر، سید اکبر، احسان دانش، غلام علی حیدری،

حاجی ثناء اللہ اور غلام رسول پارٹی میں شامل تھے۔ نمائندہ خصوصی سکردو

☆ یادوا بوا محمد پبلک سکول نچلو کے اساتذہ اور طالب علموں نے گلاب پور وزیر پور شگر کا دورہ کیا۔ اس موقع پر NYF وزیر پور کی جانب سے مہمانوں کی اعزاز میں خانقاہ معلی تھلو میں ایک ٹی پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ طالب علموں نے نعت اور قصیدے پڑھے۔ محفل سے خطاب کرتے ہوئے جناب محمد جان نے NYF کے لیے -/1500 روپے کا اعلان کیا۔ حافظ محمد حسین، ماسٹر اشرف، محمد یوسف، محمد بشیر، محمد ظہیر اور اکبر جاوید ابدالی نے محفل سے خطاب کیا۔ رپورٹر: محمد یوسف

نماز شکرانہ اور اظہار مسرت

خانقاہ معلی کھرکوہ میں علامہ مفتی علی محمد ہادی صاحب کے باعزت بری ہونے پر جناب سید محمد شاہ میر واعظ کھرکوہ کی زیر قیادت بروز جمعہ بعد از نماز بارہ گاہ خداوندی میں نماز شکرانہ ادا کی گئی اور NYF کھرکوہ یونٹ نے مسرت کا اظہار کیا۔ اور عدالت عالیہ کے منصفانہ اور غیر جانبدارانہ فیصلے کو سراہا۔ رپورٹر: انور علی دانش کھرکوہ

جامع انوار الحکم کا قیام

دور حاضر کی ضروریات کو دیکھتے ہوئے گزشتہ دنوں جامعہ انوار الحکم کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم یونیورسٹی لیول تک ممکن بنائی جائے گی۔ جامعہ کے انتظامی عہدہ داران کے نام درج ذیل ہیں۔ سرپرست اعلیٰ امام الجماعۃ اخوند غلام حسین سولقانی، امیر علی چیئر مین انتظامیہ کمیٹی، اشرف حسین ناظم اعلیٰ، انور حسین صدر مدرس، محمد شریف جنرل سیکرٹری، محمد امین جوائنٹ سیکرٹری، عبدالحمید جنرل منیجر، مولوی غلام رسول، نگران اعلیٰ ذاکر علی اور خزانچی غلام حسین۔ رپورٹر: امیر علی

مبارک باد

☆ غلام حیدر ایڈوکیٹ کو صوبائی حکومت میں گلگت بلتستان کا ایڈوکیٹ جنرل مقرر کیا گیا ہے۔ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے ان کے گھر جا کر انہیں مبارک باد دی اور خوشی کا اظہار کیا۔ ایڈوکیٹ جنرل مقرر کرنے پر حکومت کا شکریہ ادا کیا۔ نمائندہ خصوصی سکردو

☆ گزشتہ دنوں پرتک ویلفیئر آرگنائزیشن کراچی زون کا ایک اجلاس جناب ایڈوکیٹ عابد حسین صاحب کی صدارت میں ہوا۔ جس میں تمام ممبران نے شرکت کی۔ اجلاس میں جناب ذاکر علی صاحب کی بحیثیت سول سپلائی آفیسر سکردو ڈسٹرکٹ میں تعیناتی پر دل کی گہرائیوں سے انہیں مبارک باد پیش کی گئی۔ رپورٹر: جنرل سیکرٹری PWO

☆ غلام حیدر (سکساوی) ایڈوکیٹ کو گلگت بلتستان کا پہلا اٹارنی جنرل منتخب کیا گیا۔ چیف جسٹس آف پاکستان جناب افتخار محمد چودھری نے سپریم کورٹ آف پاکستان میں ان سے حلف لیا۔ ان کی نامزدگی کی خبر سنتے ہی بلتستان خصوصاً ان کے آبائی گاؤں سکسا چھوربٹ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ رپورٹر: محمد خان جونیجو و عمران علی

تقریب حلف برداری

گزشتہ دنوں یوچنگ ہاؤس کراچی میں YUMS کے زیر اہتمام غلام مرتضیٰ کی صدارت میں تقریب حلف برداری منعقد ہوئی۔ تقریب میں ابراہیم عابدی اور چچا حلیم مہمان خصوصی تھے۔ منتخب امیدواروں سے عبد الرحیم صاحب نے حلف لیا۔ غلام مرتضیٰ صدر، سخاوت حسین تبسم جنرل سیکرٹری، عنایت حنیف فنانس سیکرٹری، ثناء اللہ فیضی ایجوکیشن سیکرٹری، غلام محمد پریس سیکرٹری اور محمد افضل رابطہ سیکرٹری۔ رپورٹر: محمد شریف شہبازی

سالانہ نتائج

گزشتہ دنوں مدرسہ شاہ ہمدان للبنات سکردو میں تقریب سالانہ نتائج استاد محترم مفتی عارف حسین کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ نجمہ پروین نے تلاوت سے تقریب کا آغاز کیا۔ نائلہ فضل اور سیدہ شازیہ نے نعت رسول مقبول پیش کی۔ رزلٹ کی تفصیل: کلاس اولیٰ میں سے رضیہ پروین، نائلہ فضل، مریم کونین، کلاس ثانیہ میں سے پروین کوثر، حمیدہ بی، رشیدہ مہدی، کلاس ثالثہ اور اربعہ میں سے زکیہ بانو، سیدہ صفیہ اور ریحان العین نے بالترتیب پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ مدرسہ ہذا سے اس سال 12 طالبات فارغ ہوئے ہیں جو کہ پہلا بیچ ہے۔ جنہوں نے قرآن کا ترجمہ وتفسیر، الفقہ الاحوط کے علاوہ دوسری بہت ساری مذہبی کتابیں ختم کی ہیں۔ مدرسے کی تمام طالبات کی طرف سے ان کے کے لیے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ آپ لوگ معاشرے کے لیے رول ماڈل بنیں گی۔ رپورٹر: رضیہ پروین

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن (NYF) کی خبریں

☆ تنظیم نو

NYF مظفر آباد یونٹ کا صدر عبدالحمید اور فنانس سیکرٹری محمد اقبال ایم ایس سی باٹنی اور ایم ایس سی جیالوجی بالترتیب مکمل کر کے آزاد جموں و کشمیر یونیورسٹی سے فارغ ہوگئے ہیں۔ اس موقع پر NYF کی طرف ایک پارٹی دیتے ہوئے انہیں مبارک باد پیش کی اور ساتھ تنظیم نو کی گئی۔ عہدیدار کے نام: محمد الیاس صدر، محمد افضل نائب صدر، غلام نبی جنرل سیکرٹری، تنویر اقبال نائب جنرل سیکرٹری، محمد اقبال فنانس سیکرٹری اور جاوید اختر انفارمیشن سیکرٹری۔ رپورٹر: جاوید اختر

☆ تقریب حلف برداری

خانقاہ معلی گلاب پور شگر میں NYF گلاب پور شگر یونٹ کی حلف برداری کے سلسلے میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب میں محمد حسین براہوی، معظم علی ایڈوکیٹ، اعجاز حسین بٹ تشریف فرما تھے۔ تقریب میں ولایت علی نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض ادا کیے، اکبر جاوید ابدالی نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا، محمد حسین براہوی، معظم علی اور اعجاز حسین نے تقریب سے خطاب کیے۔ نئے کابینہ کے ارکان کے نام درج ذیل ہیں۔ محمد افضل معروفی صدر، عبد السلام جنرل سیکرٹری، قاری جعفر علی نائب صدر، جوہر رحمان سیکرٹری فنانس، علی خان ثمر پریس سیکرٹری، زاہد حسین آفس سیکرٹری، نیاز علی سیکرٹری اطلاعات، اعظم علی کاشی ڈپٹی سیکرٹری اور موسیٰ خان ڈپٹی آفس سیکرٹری۔ رپورٹر: علی خان ثمر

☆ ایبٹ آباد یونٹ کا قیام

گزشتہ دنوں ایوب میڈیکل کالج ایبٹ آباد میں موجود نوربخشی نوجوانوں کا ایک اہم اجلاس جناب ڈاکٹر رحیم عباس کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں NYF کی تشکیل اور جمعہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ڈاکٹر محمد اقبال اور ڈاکٹر برہان علی دانش نے تمام عہدیداروں کو مبارک باد پیش کی۔ ڈاکٹر رحیم عباس صدر، محمد یوسف جنرل سیکرٹری، ڈاکٹر ریاض حسین بٹ نائب صدر، مشتاق حسین شارگو ڈپٹی جنرل سیکرٹری، زاہد حسین بلغاری نشرو اشاعت سیکرٹری، ڈاکٹر شاہد حسین اسسٹنٹ سیکرٹری، محمد باقر بلغاری فنانس سیکرٹری اور اشتیاق احمد سیکرٹری انفارمیشن۔ رپورٹر: زاہد حسین بلغاری

☆ ترکری سرموں کا قیام

گزشتہ دنوں ترکری سرموں میں اہل تصوف کے مجاہدوں اور پروانوں نے متفقہ طور پر عصر حاضر کے حالات کو دیکھتے ہوئے اور NYF پلیٹ فارم کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس یونٹ کا قیام عمل میں لایا۔ جس کی حلف برداری کے لیے NYF تھلو کے اراکین جناب صدر مولانا محسن علی کے زیر نگرانی تشریف لائے تھے۔ نئے عہدیداروں نے مذہب حقہ کی ترقی، معاشرے میں امن، ترقی وخوشحالی اور مسائل کے حل کے لیے عزم کا اظہار کیا۔ عہدیداروں کے نام درج ذیل ہیں۔ صوبیدار (ر) غلام محمد صدر، علی بہادر نائب صدر، عرفان مہدی جنرل سیکرٹری، نثار حسین ڈپٹی جنرل سیکرٹری، حسن حسرت فنانس سیکرٹری، علی موسیٰ شہزاد نشرو اشاعت سیکرٹری اور محمد علی سیکرٹری اجلاس۔

رپورٹر: اعظم علی اینڈ عرفان مہدی

☆ ڈوغنی کھرمنگ کا قیام

گزشتہ دنوں نوجوانان ڈوغنی کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں تمام نوجوانان کھرمنگ ڈوغنی نے متفقہ طور پر NYF ڈوغنی یونٹ کا متفقہ طور پر منظوری دے دی گئی اور کابینہ سازی کے مراحل بھی طے کیے گئے۔ عہدیداران کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ شیخ عبدالرحمٰن نوری صدر، بوا نور علی نائب صدر، علی خان جنرل سیکرٹری، انور علی ڈپٹی جنرل سیکرٹری، سخاوت حسین فنانس سیکرٹری، محمد اقبال ڈپٹی فنانس سیکرٹری، محمد اکبر کامل سیکرٹری نشرو اشاعت عبد المنان اسسٹنٹ سیکرٹری نشرو اشاعت۔

رپورٹر: محمد اکبر

☆ علی پور اسلام آباد یونٹ کا قیام

گزشتہ دنوں اہل تصوف کے پروانوں کا سٹڈی ٹور تربیلا ڈیم کے پرفضا مقام پر تھا۔ اس موقع پر NYF علی پور اسلام آباد یونٹ کی کابینہ کے ارکان سے جناب انجینئر غلام حسن صاحب نے حلف لیا۔ اس ٹور میں انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ علی پور کے ارکان، مشاورتی کونسل، مدرسہ شاہ ہمدان علی پور کے اساتذہ وطلبہ کے علاوہ اہل تصوف کے مجاہدوں نے شرکت کی۔ کابینہ کے اراکین درج ذیل ہیں۔ بشارت علی ساحر صدر، محمد نواز ہی جنرل سیکرٹری، عارف حسین ڈپٹی جنرل سیکرٹری، مظفر علی آخوند نشرو اشاعت سیکرٹری، سجاد حسین تھلوی فنانس سیکرٹری، محمد نواز شریف ڈپٹی فنانس سیکرٹری اور شہباز قلندر آفس سیکرٹری۔

رپورٹر: مظفر علی آخوند

☆ الچوڑی شگر یونٹ کا قیام

گزشتہ دنوں شگر الچوڑی کے اہل تصوف کے نوجوانوں کی ایک اہم میٹنگ عبد الستار کی صدارت میں ہوئی، جس میں نوربخشی عوام کے

مسائل اور نوجوانوں کے پلیٹ فارم کے لیے NYF یونٹ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ شاہ اللہ صدر، نور حسن نائب صدر، نور محمد جنرل سیکرٹری، محمد خان پریس سیکرٹری، علی حسن رابطہ سیکرٹری اور محمد علی فنانس سیکرٹری نامزد کیے گئے۔ رپورٹر: عطاء اللہ اسلام آباد

☆ پنداہ کھرمنگ کا قیام

گزشتہ دنوں اللہ کے فضل وکرم سے پنداہ کھرمنگ میں موجود نوجوانان اہل تصوف نے باہمی صلح ومشورہ کے بعد معاشرے کی ترقی وخوشحالی کے لیے NYF کا قیام عمل میں لایا گیا۔ یہ پلیٹ فارم ہمیشہ گاؤں کی تعمیر وترقی کے لیے کوشاں رہے گا۔ NYF کے زیر اہتمام محفل میلاد نبیؐ منعقد ہوئی جس میں تمام لوگوں نے شرکت کی۔ محفل سے بوا عسکری، بوا عباس، بوا حسین، نگران اعلیٰ ماسٹر محمد ابراہیم اور صدر محمد علی شاہین نے خطاب کیا۔ رپورٹر: محمد علی شاہین صدر

☆ لچھت کا قیام

گزشتہ دنوں NYF لچھت کے قیام کے سلسلے میں NYF دم سم کے صدر و اراکین نے زیر صدارت سید ناصر حسین کاظمی اور مولوی عبد الرحمٰن لچھت کا دورہ کیا اور باقاعدہ تنظیم سازی کی گئی۔ حلف برداری کی تقریب کی صدارت سید ناصر جبکہ مہمان خصوصی عبد الرحمٰن تھے۔ تقریب میں بوا محمد شریف نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ جبکہ ناصر حسین کاظمی، مولانا عبد الرحمٰن، موسیٰ علی کریمی، ارشاد حسین ار قمر عباس نے خطاب کیا۔ عہدیداروں کے نام درج ذیل ہیں۔ قمر عباس صدر، امجد حسین نائب صدر، مجاہد حسین جنرل سیکرٹری، عبد الکریم نائب جنرل سیکرٹری، محمد سیکرٹری فنانس، حافظ عبد الرحیم سیکرٹری اطلاعات، فضل عباس نائب فنانس سیکرٹری اور فدا محمد نائب اطلاعات سیکرٹری۔

رپورٹر: شاہ نواز علی دم سی

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

تعزیتی اجلاس

☆ سابق صدر انجمن صوفیہ نوربخشیہ سکردو چیئرمین عبداللہ، حاجی محمد علی سرینگی، صدر انجمن صوفیہ نوربخشیہ سکردو کے والد حاجی غلام محمد اور معروف بزرگ عالم دین آخوند مہدی کریسی گزشتہ دنوں انتقال پا گئے۔ ان کے وفات سے نوربخشی برادری ان جیسے مخلص سرکردگان سے محروم ہوگئے۔ ان کے خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ مرحومین کے لیے فاتحہ خوانی کرائی گئی اور لواحقین کے لیے صبر وشکر کی دعا مانگی گئی۔

رپورٹر: نمائندہ خصوصی سکردو

☆ مدرسہ شاہ ہمدان سکردو کے معلم زاہد حسین کے والد محترم محمد ابراہیم کی اچانک وفات پر تمام سٹاف اور طلبہ نے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔ اور مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی گئی۔

رپورٹر: عابد نوری

☆ پرتک ویلفیئر آرگنائزیشن کراچی کا ایک تعزیتی اجلاس غفاری صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں محمد صادق صدیقی صاحب کے والد الحاج غلام محمد کی اچانک وفات پر رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔ اور مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے دعا کی گئی۔ رپورٹر: پرتک ویلفیئر آرگنائزیشن کراچی

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

الوداعی تقریب

ہائیر سیکنڈری سکول پرتک میں جمعہ کو بزم ادب کے موقع پر جناب ڈپٹی ڈائریکٹر ایجوکیشن جناب عبد المجید صاحب کو ضلع گانگ چھے سے اپنے آبائی ڈسٹرکٹ میں پوسٹنگ ہونے پر ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں الحمد ان پبلک سکول پرتوک کے اساتذہ کرام اور بچوں نے بھی شرکت کی۔ تقریب سے ADI سید ذاکر حسین اور پرنسپل سکول ہذا جناب محمد ابراہیم نے خطاب کیا۔ رپورٹر: محمد بشیر لاہوتی

باقی صفحہ نمبر 31 پر

مبارک باد

ادارہ نوائے صوفیہ کی جانب سے غلام حیدر ایڈوکیٹ کو گلگت بلتستان حکومت میں ایڈوکیٹ جنرل مقرر ہونے پر انتہائی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ ادارہ

تعزیت

چیئرمین عبداللہ، حاجی محمد علی سرینگی، حاجی غلام محمد اور آخوند مہدی کریسی کے وفات پر ادارہ نوائے صوفیہ کی طرف سے انتہائی غمی کا اظہار کیا جاتا ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین سے اس موقع پر صبر وشکر کرنے کی توفیق دے آمین۔ ادارہ

نامہ سالک

قارئین کے خطوط

غلام محمد شاہین

❁ جناب مدیر اعلیٰ السلام علیکم: این۔وائی۔ایف نجھت کندس یونٹ کے قیام اور حلف برداری کی تقریب کی کاروائی ارسال خدمت ہے۔اس رسالے میں خاص جگہ دے کر شکر گزاری کا موقع عطا فرمائیں۔ (شاہ نواز علی سیکرٹری پریس این۔وائی۔ایف دم سم)

❁ یوچنگ مسجد کے بارے میں ایک مضمون ارسال ہے شائع فرمائیں۔ (محمد آمین ارمان)

❁ تمام اہل تصوف سے گزارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ نوائے صوفیہ سے مستفید ہو جائیں اور اس کے ساتھ تعاون کریں۔رسالہ آنے میں تاخیر سے بہت پریشان ہوں اس مسئلہ کو جلد حل کریں۔پیش امام ماسٹر محمد عبداللہ کے لیے جو CMH میں زیر علاج ہے دعا کی اپیل ہے۔

(عیسیٰ علی شگری)

❁ منتظمین نے ناچیز کے بیٹے عارف حسین عسکری کے وفات پر دلی تعزیت کی تھی۔ناچیز کی جانب سے آپ تمام کو سلام۔

(غلام مہدی عسکری)

❁ ایک مضمون بچوں کے نوائے صوفیہ کے لیے بھیجا ہے۔رسالہ میں جگہ دے کر شکریہ کا موقع بخشیں۔ (شریفہ اسماعیل)

❁ ایک مضمون اور خبر ارسال ہے اس کو رسالہ میں شائع کریں۔

(رضیہ پروین دختر غلام رسول)

❁ آپ سے گزارش ہے کہ غلطیوں کی درستگی فرماتے ہوئے مضمون کو رسالے میں جگہ دیں۔ (مقبل علی فیضی)

❁ غلطیوں کی تصحیح فرما کر میرے مضمون کی نوائے صوفیہ میں اشاعت فرما کر حوصلہ افزائی کا موقع بخشیں۔شکریہ

(ساہرہ نسرین مدرسہ شاہ ہمدان المبنات سکردو)

❁ رسالہ بہت شوق سے پڑھتا ہوں اور ہمیشہ اس کے لئے دعا گو رہتا ہوں۔ (بشارت علی حسنی ذغونی)

❁ آپ سے گزارش ہے کہ میری اس تحریر کو اپنے خوبصورت رسالے میں شائع کر کے حوصلہ افزائی کی جائے۔ (زہرا بانو تھلوی واہ کینٹ)

❁ NYF کھر کوہ یونٹ کی طرف سے ادارے کے لیے ایک خبر ارسال ہے شائع فرمائیں۔شکریہ (صدر NYF کھر کوہ یونٹ)

❁ جناب ایڈیٹر نوائے صوفیہ گزارش ہے کہ تصوف لائبریری کا قیام گلگت میں دو سال قبل عمل لایا گیا ہے جہاں کتابوں اور میگزین کی بڑی تعداد موجود ہے اور قارئین کی بڑی تعداد ہر روز ان کتابوں سے مستفید ہوتی ہے۔لہذا نوائے صوفیہ بھی اس لائبریری کی زینت کے لیے بھیج دیجیے۔شکریہ۔ (انچارج، مصطفیٰ کمال)

I extremely appreciate your efforts because you people are giving your precious time for this noble religious work . We are proud of this. May Allah give you more chances to serve the Mazhab-e-Haqa and bestow the blessing upon all of you thanks.

(Muhammad Hussain)

I congratulate the Nawa-e-Sufia team for publishing such an informative magazine and I hope that it will maintain its standard in the future.

(Ghulam Nabi Surmovi)

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

وصولیات

نام نمائندہ / قاری	رقم
شمارہ نمبر 107 میں شامل ہونے والی وصولیات مبلغ 10,000 روپے اور اس کے بعد موصول رقم کی تفصیل	
شمیم رضا بگٹی	8320
سید ذاکر حسین DDE	2000
الیاس بٹ، محمد حسن عسکری، بابو غلام محمد DCPR	1400
بابو غلام علی تھگس	1000
نور علی ڈاغونی	1000
مولانا حاجی محسن علی سرموں	500
بوا ممتاز دم سم	1000
حاجی سودے علی گلشن کبیر	350
موسیٰ علی بلغار یوپنوا	350
مولانا محمد ابراہیم فیضی	350
محمد الیاس سرگیب خپلو	350
غلام محمد پروانہ تلس	400
حاجی بلال احمد	450
مبارک علی باپی خپلو	420
محمد رضا، ماسٹر شکور	280
ماسٹر عبدالرحمن غرلیس	280
حاجی محمد بشیر صاحب	200
میزان:	18650

نام نمائندہ / قاری	رقم
حوالدار محمد ابراہیم گنڈلک بیکری بذریعہ شمیم بگٹی	500
ماسٹر غلام علی بلغاری بذریعہ شمیم بگٹی	1000
حاجی ہچی سرنیکی	1000
نوجوان کورو	400
بذریعہ خط	100
اسلام آباد مسجد سے	3200
بشیر کوروی صاحب	1000
ثناء اللہ بلغاری	600
شاہ سید ہوٹل بذریعہ ڈاکٹر عزیر	4400
مولانا محمد بشیر چھوربٹ	130
غلام مہدی نمائندہ سکردو	4500
اویس قرنی عوامی کالونی کراچی	275
بوا سلیم کوروی	500
NYF چکری یونٹ بذریعہ ڈاکٹر عزیر	2000
حاجی غلام عباس سینو	500
غلام محمد حسن آباد مقیم اسلام آباد	3990
مولانا شکور علی انور گلگت	1000
ثناء اللہ براہوی نمائندہ لاہور	700
بذریعہ خط	100
نجم الدین ثاقب کراچی اکاؤنٹ میں جمع کیا	

تصحیح

شمارہ نمبر 108 میں وصولیات میں غلام مہدی نمائندہ سکردو سے مبلغ -/6600 روپے لکھنے کے بجائے غلطی سے -/66000 درج ہوا تھا کو -/6600 روپے پڑھا جائے (ادارہ)